حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حِسّی نور
تصنیف لطیف
حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو الصالح
مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی نور اللہ مرقدہ
www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی اِمَامِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ

امابعد! حضور نبی پاک ﷺ بشری صورت میں ہیں اس کا یہ معنی نہیں کہ آپ ہماری طرح صرف بشر ہیں بلکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جامعُ الحقائق[1] بنایا ہے اسی لئے آپ کی بشریت کے علاوہ دوسری حقیقتوں کو ماننا ضروری ہے، مثلاً آپ نبی ہیں اور آپ کی نبوت بشریت کے وجود سے پہلے ہے جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے:

"کُنۡتُ نَبِیًّا وَآدَمُ بَیۡنَ الرُّوۡحِ وَالۡجَسَدِ" [2]

ترجمہ: میں اُس وقت نبی تھا جب آدم علیہ السّلام روح وجسد کے درمیان میں تھے۔

جب آپ کی نُبوّت آدم علیہ السلام سے پہلے تسلیم ہے تو نبوت کی صفت کے لئے موصوف کا وجود لازمی ہے کیونکہ نبوت عرض ہے اور عرض جوہر کا محتاج ہے اور وہ نبی کریم ﷺ کا وجودِ مبارک ہے جو اس وقت بشری لباس میں نہیں بلکہ نور کے رنگ میں ہیں۔ یہی ہمارا اُمدّعا ہے کہ آپ بشر بھی ہیں اور نور بھی اور جس بشریّت کو نوازا ہے وہ بھی نوری ہے اور نور صرف چمک کا نام نہیں بلکہ نور کی تعریف میں امام غزالی قدس سرہٗ نے فرمایا:

فان الظاھر فی نفسہ المظھر لغیرہ [3]

اس معنی نور بمعنی چمک کو بھی نور مانا گیا اور یہ نور کئی اقسام میں پائی گئی۔ اس معنی پر یہ رسالہ حاضر ہے جسے الحاج محمد احمد قادری اور حاجی محمد اسلم قادری (باب المدینہ کراچی) کو اِشاعت کی اجازت دے رہا ہوں۔

---

[1]) حقائق؛ حقیقت کی جمع، سچّی باتیں، تمام حقائق کے جامع، آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو کمالات دیے ان سب کو مانا جائے۔

[2]) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

(سنن الترمذي ،كتاب المناقب، باب في فضل النبي صلى الله عليه و سلم ،546/5، الحديث:3609، دار الكتب العلمية)

(ترجمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ نے عرض کی؛ یارسول اللہ ﷺ آپ کب سے نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نبی تھا جبکہ آدم علیہ السلام روح وجسد کے درمیان تھے۔

عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى كُتِبْتَ نَبِيًّا قَالَ: وَآدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ۔

(المسند للإمام أحمد ،حديث مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ ،258/15، الحديث:21138، دار الحديث، القاهرة)

(المصنف لابن أبي شيبة ،كتاب المغازي ،ما جاء في مبعث النبي صلى الله عليه و سلم رقم الحديث :37708،شركة دار القبلة)

[3]) قال الامام الغزالی قدس سرہ فی شرح الاسم النور ھو الظاھر الذی بہ کل ظھور فان الظاھر فی نفسہ المظھر لغیرہ یسمی نورا۔

(تفسير حقي المعروف تفسير روح البيان، سورة النور35، 152/6، دار الفكر بيروت)

فقیر نے مرقاۃ شرح مشکاۃ میں اور احیاء علوم الدین میں ان الفاظ کو پایا ہے۔ (الف) النُّورُ، وَهُوَ الَّذِي ظَاهِرٌ بِنَفْسِهِ، وَمُظْهِرٌ لِغَيْرِهِ ترجمہ: نور سے مراد وہ چیز جو خود بھی ظاہر ہو اور اپنے غیر کو ظاہر کردے۔

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب صفة القيامة والجنة والنار، باب رؤية الله تعالى، الفصل الثالث، 3604/9، الحديث: 5659-(5)، دار الفكر، بيروت–لبنان، الطبعة: الأولى، 1422هـ 2002م)

(ب) ھو ظاھر بنفسہ وھو مظھر لغیرہ ترجمہ: نور وہ چیز جو خود بھی ظاہر ہو اور اپنے غیر کو ظاہر کردے۔ مدنی

(احياء علوم الدين ،باب بيان السبب في قصور أفهام الخلق عن معرفة الله سبحانه،45/5، دار الوعي ،1998)

گر افتدز ہے عزوشرف

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** غفرلہٗ

مقدّمہ

(۱) جن لوگوں نے نُور صرف روشنی کو سمجھ رکھا ہے وہ غلط ہے کیونکہ نور کی (دو) قسمیں ہیں[4] روشنی کے علاوہ نورِ معنوی کہ بے شمار اشیاء نور ہیں مثلاً علم، عقل، روح، حواسِ ظاہرہ مثلاً آنکھ کی بینائی، کان کی سنوائی، زبان کی چاشنی، ناک کی سونگھنے والی قوت، تمام جسم کی لمس یعنی چھونے کی قوت اور اسی طرح حواس باطنہ، قرآن، ملائکہ اور حضور اکرم ﷺ (کیونکہ آپ نہ صرف) جامع الحقائق ہیں بلکہ سرچشمہ جملہ انوار[5]۔

(۲) حضور اکرم ﷺ بشر ہیں لیکن آپ کی بشریت لفظی عارضی کہ آپ کی بشریت کا رنگ ڈھنگ طور طریقہ ایک بشر اور انسان کا ہے لیکن اس کی حقیقت بھی نور ہے۔ پسینہ پاک، بال مبارک وغیرہ وغیرہ۔

(۳) آپ ﷺ تمام مخلوق سے اوّل پیدا ہوئے پھر جُملہ (تمام) عالم آپ کے نور سے پیدا ہوئے جسے لوگ نور سمجھتے ہیں وہ بھی آپ کے انوار کا ایک معمولی حصہ ہے۔

(۴) یہ خوارج و معتزلہ کا مذہب ہے کہ حضور ﷺ صرف ہدایت کے نور ہیں اور بس۔ حالانکہ آپ ﷺ تو نورالانوار[6] ہیں یعنی جملہ انوار کا سرچشمہ آپ ﷺ ہیں۔

(۵) آیات واحادیث میں آپ ﷺ کو مطلق نور کہا گیا ہے اور قاعدہ ہے کہ مطلق (جس میں کوئی قید نہ ہو) کو مطلق رہنے دیا جائے جب تک کہ کوئی قرینہ اس کے خلاف نہ ہو اور مطلق کے بارے میں قانون ہے کہ جب وہ مطلق ذکر کیا گیا ہو تو اس سے فردِ کامل مراد ہوتا ہے اور نور کا فردِ کامل یہی ہے کہ حضور اکرم ﷺ جملہ اقسام کے انوار کے منبع (نکلنے کی جگہ) اور سرچشمہ ہیں۔

قرآن مجید

قرآن مجید پارہ ۶ سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۙ (پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

---

[4] 1۔ نورِ حسّی 2۔ نورِ معنوی

[5] تمام انوار کے نکلنے کی جگہ

[6] اسی طرح علّامہ آلوسی نے بیان کیا: وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ. وَالنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى هَذَا ذَهَبَ قَتَادَةُ. وَاخْتَارَهُ الزَّجَّاجُ

(تفسير الألوسي، تفسير سورة المائدة، الأية15، تفسير قوله تعالى يا أهل الكتاب قد جاء كم رسولنا يبين لكم كثيرا، 67/6، دار إحياء التراث العربي)

فائدہ: آیتِ کریمہ میں وارد شُدہ لفظ "نور" سے مراد حضوراکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس اور کتاب مبین سے مراد قرآنِ پاک ہے چونکہ مذکورہ آیت میں نور معطوف علیہ [7] اور کتاب مبین معطوف ہے [8] اور قاعدہ یہ ہے کہ معطوف، معطوف علیہ میں مغایرت (مخالف) ہو، جیسا کہ حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے تفسیرِ کبیر میں اس امر کی تصریح فرمائی، اور علمِ اصول و معانی [9] کا قاعدہ ہے کہ عطف میں اصل مغایرت ہو، باقی رہا معنیٰ مجازی اور یہ قاعدہ بھی اصول و معانی کا ہے کہ حقیقت کو چھوڑ کر مجازی معنی نہ لیا جائے جب تک کہ پانچ مقامات میں سے کوئی ایک نہ ہو وہ (یعنی ان پانچوں مقامات میں سے کوئی ایک بھی) یہاں نہیں۔

اس اختلافی دور سے پہلے کے مفسرین نے فرمایا۔

اقوالِ مُفسِّرین

حضرت علامہ محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

"قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ عَظِيمٌ، وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ، وَالنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" [10]

یعنی بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا یعنی نور عظیم آیا اور وہ نورِ انوار نبیؐ مختار ﷺ ہیں۔

فائدہ: یہ تفسیر (کی کتاب) مخالفین کے نزدیک مُستند (قابلِ اعتبار) ہے اس میں حضوراکرم ﷺ کو نہ صرف 'نور' بلکہ 'نور الانوار' لکھا بلکہ اس کے بعد لکھا کہ نور سے قرآن مراد لینا معتزلہ [11] کا مذہب ہے اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ مُنکرین (انکار کرنے والے) مُعتَزِلہ کی شاخ ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے "ابلیس تا دیوبند"

(۲) علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ" هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [12]

یعنی تحقیق تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آیا اور وہ نور نبی کریم ﷺ ہیں۔

(۳) حضرت علامہ ابی محمد الحسین الفرا البغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: (قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ) يَعْنِي: مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [13]

یعنی بیشک تمہارے پاس نور آیا یعنی محمد ﷺ۔

(۴) حضرت علامہ ابو البرکات عبد اللہ بن احمد النسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

---

[7] علوم عربیہ میں سے ایک علم جسے علمِ نحو کہتے ہیں اس کی اِصطلاحات میں ایک اصطلاح کا نام، اس سے مراد وہ کلمہ یا کلام جو حرفِ عطف سے پہلے واقع ہو۔

[8] علمِ نحو میں اس سے مراد وہ کلمہ جو حرفِ عطف کے بعد واقع ہو۔

[9] یہ دونوں علومِ عربیہ میں سے ہیں؛ اصول سے مراد اصولِ فقہ ہے اور اس کی تعریف ہے "ایسے قواعد کا علم جن کے جاننے سے فقہ کے مسائل تک رسائی حاصل ہوتی ہے، جبکہ معانی سے مراد وہ علم جس میں عربی کلام کے احوال کو جاننے کے بعد اسے مقتضائے حال کے مطابق پیش کیا جائے۔

[10] (تفسير الألوسي، تفسير سورة المائدة، الأية15، تفسير قوله تعالى يا أهل الكتاب قد جاء كم رسولنا يبين لكم كثيرا،67/6، دار إحياء التراث العربي)

[11] جدا ہونے والا، اس سے مراد وہ گمراہ فرقہ ہے جو خود صاحبِ عدل و توحید کہتا تھا اس کا امام ابو علی جُبّائی ہے اور اس فرقہ کے باطل عقائد میں سے چند یہ ہیں:

(الف) قرآن جو اللہ کا کلام ہے اسے مخلوق کہتا تھا۔

(ب) گنہگار کے بارے ان کا یہ عقیدہ تھا کہ وہ نہ مومن ہے نہ کافر بلکہ وہ فاسق ہے، حالانکہ فاسق ہونے سے انسان کافر نہیں ہوتا۔

(ج) ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ گناہ کبیرہ کا مرتکب ہمیشہ جہنّم میں رہے گا، اسے معاف کرنا جائز نہیں جبکہ اہلِ سنّت و جماعت کا عقیدہ ہے جس کا ایمان پر خاتمہ ہوا، اس نے جو گناہ کیے ان کی سزا پانے کے بعد آخر کار وہ جنّت میں ضرور جائے گا۔

[12] (تفسير الجلالين، سورة المائدة: 15، تفسير قوله تعالى يا أهل الكتاب قد جاء كم رسولنا يبين الخ، 110/1، دار ابن كثير، سنة النشر: 1407ھ)

[13] (تفسير البغوي، سورة المائدة: 15، تفسير قوله تعالى "يا أهل الكتاب قد جاء كم رسولنا يبين لكم كثيرا مما كنتم الخ"، 33/3، دار طيبة)

أَوِ النُّورُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ; لِأَنَّهُ يُهْتَدَى بِهِ، كَمَا سُمِّيَ سِرَاجًا .[14]

یعنی نور سے مراد حضور اکرم جناب محمد عربی ﷺ ہیں کیونکہ آپ کی نورانیت سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے جیسا کہ آپ کو (قرآنِ مجید میں) سراجِ منیر بھی فرمایا گیا ہے۔

(۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: "قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ" رسول يعني محمداً[15]

یعنی بیشک تمہارے پاس نور آیا (اس سے) مراد رسول یعنی محمد ﷺ ہیں۔

(۶) حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: أَنَّ الْمُرَادَ بِالنُّورِ مُحَمَّدٌ ، وَبِالْكِتَابِ الْقُرْآنُ .[16]

یعنی تحقیق نور سے مراد حضور اکرم ﷺ اور کتاب سے مراد قرآنِ پاک ہے۔

(۷) علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:: وقيل المراد بالاول هو الرسول صلى الله عليه وسلم وبالثانى القرآن[17]

یعنی کہا گیا ہے کہ اول یعنی نور سے مراد رسولِ کریم ﷺ ہیں اور ثانی یعنی کتابِ مبین سے مراد قرآنِ پاک ہے۔

(۸) حضرت علامہ ابو الفضل قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَدْ سَمَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ هَذَا الْمَوْضِعِ نُورًا وَسِرَاجًا مُنِيرًا، فَقَالَ تَعَالَى: «قَدْ جاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتابٌ مُبِينٌ»[18] وَقَالَ تَعَالَى: «إِنَّا أَرْسَلْناكَ شاهِداً وَمُبَشِّراً وَنَذِيراً. وَداعِياً إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِراجاً مُنِيراً»[19]. [20]

وَمَا ذكر من أنه كان لاظل لشخصه فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لِأَنَّهُ كَانَ نُورًا .. وَأَنَّ الذُّبَابَ كَانَ لَا يَقَعُ عَلَى جَسَدِهِ وَلَا ثِيَابِهِ[21]

یعنی اللہ تعالیٰ نے قرآن میں حضور کا نام نور رکھا اس لئے آپ کا سایہ نہ تھا اور نہ ہی آپ کے جسم اور کپڑے پر مکھی بیٹھتی تھی۔[22]

نوٹ: مقدمہ میں اختصار کے طور پر آیت کے حوالہ جات کے علاوہ دلائل عرض کر دیئے ہیں۔

---

14) (تفسير النسفي، تفسير سورة المائدة: 15، تفسير قوله تعالى يا أهل الكتاب قد جاءكم رسولنا الخ، 436/1، دار الكلم الطيب، سنة النشر: 1419هـ 1998م)

15) (تنوير المقباس من تفسير ابن عباس، سورة المائدة: 15، تفسير قوله تعالى يا أهل الكتاب قد جاءكم رسولنا الخ، ص119، دار الكتب العلمية، بيروت)

16) (التفسير الكبير، سورة المائدة: 15، قوله تعالى يا أهل الكتاب قد جاءكم رسولنا يبين لكم كثيرا مما كنتم تخفون من الكتاب الخ، ص150، دار الكتب العلمية ببيروت، سنة النشر: 2004م – 1425هـ)

17) (تفسير حقي المعروف تفسير روح البيان (تفسير حقي المعروف تفسير روح البيان، سورة المائدة: 15، 369/2، دار الفكر، بيروت)

18) (پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۱۵)

19) (پارہ ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۴۵-۴۶)

20) (الشفا بتعريف حقوق المصطفى القسم الأول في تعظيم العلى الأعلى لقدر النبي المصطفى صلى الله عليه وسلم قولا وفعلا، (الفصل الأول) فيما جاء من ذلك مجئ المدح والثناء وتعداد المحاسن، 60/1، دار الفيحاء – عمان، الطبعة: الثانية 1407هـ)

21) (الشفا بتعريف حقوق المصطفى، القسم الأول في تعظيم العلى الأعلى لقدر النبي المصطفى صلى الله عليه وسلم قولا وفعلا، الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقا، الخ، فصل ومن ذلك ما ظهر من الآيات عند مولده وما حكته أمه ومن حضره من العجائب، 732/1، دار الفيحاء – عمان، الطبعة: الثانية 1407هـ)

(جواہر البحار فی فضاءل النبیّ المختار، ذکر ما ظهر عند ولادته ﷺ من الآيات و خوارق العادات، 92/1، دار الكتب العلمية، بيروت)

دعائے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

سید الکونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بارگاہِ الٰہی میں دعا کرتے ہیں لہٰذا خود حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعا ملاحظہ ہو۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ [23]

وفي مسلم؛ اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا [24] (بخاری ومسلم)

ترجمہ: اے اللہ! پیدا کر دے میرے دل میں نور، میری آنکھوں میں نور، اور میری سماعت میں نور اور میرے دائیں نور اور میرے بائیں نور اور میرے اُوپر نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور مجھے نور بنادے (یعنی مجھے سراپا نور بنادے) [25] اور میری زبان میں نور اور میرے پٹھوں میں نور اور میرے گوشت میں نور اور میرے خون میں نور اور میرے بالوں میں نور اور میرے بدن میں نور۔ [26]

فائدہ: علامہ عینی شارحِ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ نبی کی ہر دعا مستجاب ہوئی اور یہ دعا بھی یقیناً مستجاب ہوئی اسی لئے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو مجسمِ نور ماننا اسلام کی عین مراد ہے یہ کہنا کہ آپ پہلے نور نہ تھے اب دعا کے بعد نور ہوئے، ہم کہتے ہیں کہ یقیناً پہلے بھی نور تھے لیکن یہ دعا استقامت واستدامت (ہمیشگی طلب کرنے) کے لئے ہے جیسے نمازی نماز پڑھنے میں یقیناً ہدایت پر ہے لیکن استقامت واستدامت کے لئے عرض کرتا ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۵﴾ (پارہ۱، سورۃ الفاتحہ، آیت ۵۵)

ترجمہ کنزالایمان: ہم کو سیدھا راستہ چلا۔

حدیث جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری کی روایت سے ثابت ہے انہوں نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے دریافت کیا:

---

22) محترم قارئین اس عبارت کا بمع آیات مکمل ترجمہ ملاحظہ کیجیے۔
یعنی اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں رسول اللہ کو اس مقام کے علاوہ بھی نور اور سراجِ منیر کہا ہے چنانچہ پارہ 6 سورۃ المائدہ آیت 15 میں فرمایا (تحقیق تمہارے پاس اللہ کی طرف ایک نور آیا اور روشن کتاب) اور پارہ 22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 45 اور 46 میں ارشاد فرمایا (اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی) بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور چمکا دینے والا آفتاب (بناکر)) اور یہ جو (احادیث وآثارِ صحابہ میں) بیان کیا گیا ہے کہ آپکی ذاتِ مقدّسہ کا سایہ ہی نہیں تھا نہ سورج کی روشنی میں، نہ چاند کی روشنی میں، یہ اس لیے تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نور تھے اور (اسی طرح آپ کے معجزات میں سے ایک معجزہ) یہ بھی ہے کہ نہ تو مکھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جسمِ مبارک پر بیٹھتی تھی اور نہ ہی آپ کے لباس پر بیٹھتی تھی۔ مدنی

23) (صحيح البخاري ,كتاب الدعوات ,باب الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ, 2328/5, الحديث: 5957, دار ابن كثير ,سنة النشر: 1414ھ/1993م)

24) (صحيح مسلم كتاب صلاة المسافرين وقصرها, باب الدُّعَاءِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَقِيَامِهِ, 529/1, الحديث: (1279)-763، دار إحياء الكتب العربية)

25) کریب نے کہا آپ نے سات چیزوں کا ذکر فرمایا جنہیں میں بھول گیا پھر میں اولادِ عبّاس میں سے ایک شخص سے ملا تو اس نے ان سات چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ مدنی

26) اوران کلمات کے علاوہ دو کلمات کا اور ذکر فرمایا۔ (نوٹ) اس حدیث کے راوی حضرت ابنِ عبّاس ہیں جنہوں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر میں اس غرض سے رات گزاری کہ رسول اللہ کی رات کی نماز دیکھ سکیں۔ مدنی

يَا رَسُوْلَ الله، بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ، أَخْبِرْنِيْ عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللهُ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ؟ قَالَ: يَا جَابِرُ، إِنَّ اللهَ تَعَالٰى خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُّوْرِهٖ، فَجَعَلَ ذٰلِكَ النُّوْرُ يَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَآءَ اللهُ، وَلَمْ يَكُنْ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ، وَلَا قَلَمٌ، وَلَا جَنَّةٌ، وَلَا نَارٌ، وَلَا مَلَكٌ، وَلَا سَمَآءٌ، وَلَا أَرْضٌ، وَلَا شَمْسٌ، وَلَا قَمَرٌ، وَلَا جِنِّيٌّ، وَلَا إِنْسِيٌّ، فَلَمَّا أَرَادَ اللهُ أَنْ يَّخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَّمَ ذٰلِكَ النُّوْرَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ: فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ: الْقَلَمَ، وَمِنَ الثَّانِيْ: اللَّوْحَ، وَمِنَ الثَّالِثِ: الْعَرْشَ، ثُمَّ قَسَّمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ: أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ: فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ، وَمِنَ الثَّانِيْ: الْكُرْسِيَّ، وَمِنَ الثَّالِثِ: بَاقِيَ الْمَلَائِكَةِ، ثُمَّ قَسَّمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ: فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ: السَّمَاوَاتِ، وَمِنَ الثَّانِيْ: الْأَرْضِيْنَ، وَمِنَ الثَّالِثِ: الْجَنَّةَ وَالنَّارَ [27]

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ نے کون سی چیز پیدا کی؟ آپ نے فرمایا: اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نورِ الٰہی اس کا مادہ تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا پھر وہ نور قدرتِ الٰہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اُس وقت نہ لوح تھی نہ قلم تھا اور نہ بہشت (جنت) تھی اور نہ دوزخ تھی اور نہ فرشتہ تھا اور نہ آسمان تھا اور نہ زمین تھی اور نہ سورج تھا اور نہ چاند تھا اور نہ جن تھا اور نہ انسان تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور (نورِ محمدی ﷺ) کے چار حصے کئے، ایک حصہ سے قلم پیدا کیا دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش (☆) پھر چوتھے کے چار حصے کئے ایک سے حاملانِ عرش (عرش اُٹھانے والے فرشتے) کو پیدا کیا دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی فرشتے پھر چوتھے کے چار حصے کئے ایک سے آسمان بنائے دوسرے سے زمینیں تیسرے سے جنت و دوزخ۔ (آگے طویل حدیث ہے۔) (ترجمہ اشرف علی تھانوی نشر الطیب، صفحہ 14) [28]

فضل العافر حدیث جابر: حدیث سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورِ اکرم ﷺ کی نورانیت پر مستند روایت ہے فقیر اس کی توثیق کرتا ہے۔

امام عبد الرزاق (صاحبِ مُصَنَّف) جو اس حدیث کے مخرج [29] ہیں امام احمد بن حنبل جیسے ائمہ دین کے استاد ہیں "تهذيب التهذيب" میں ان کے متعلق لکھا ہے:

وقال أحمد بن صالح المصري قلت لاحمد بن حنبل رأيت أحدا أحسن حديثا من عبد الرزاق؟ قال لا [30]

یعنی احمد بن صالح مصری کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا! کیا آپ نے حدیث میں کوئی شخص عبد الرزاق سے بہتر دیکھا؟ اُنہوں نے فرمایا: نہیں۔

امام عبد الغنی نابلسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیقہ ندیہ میں اس حدیث کی تصحیح فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"قد خلق كل شئ من نوره ﷺ، كما به الحديث الصحيح" [31]

---

27) (كشف الخفاء، حرف الهمزة، حرف الهمزة مع الواو، 302/1، المكتبة العصرية، الطبعة: الأولى، 1420هـ 2000م)

28) (تذکرۃ الحبیب تسہیل نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ، پہلی فصل، نورِ محمدی ﷺ کا بیان، ص 25، زمزم پبلشرز نزد مُقدس مسجد، اُردو بازار، کراچی)

29) تخریج کرنے والے، عبارت کے اصل ماخذ سے حوالہ نقل کرنے والے

30) (تهذيب التهذيب لابن حجر العسقلاني باب حرف العين المهملة، من إسمه عبد الرزاق، 573/2، موسسة الرسالة)

31) ترجمہ: تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو رسول اللہ کے نور سے پیدا فرمایا ہے جیسا کہ اس کا بیان حدیثِ صحیح میں ہے۔ مدنی

اسی حدیث کو امام بَیہَقِی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی "دلائلُ النُّبوۃ" میں تقریباً اسی طرح روایت فرمایا ہے۔

"مطالع المسرات شرح دلائلُ الخیرات" میں علامہ فاسی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

قد قال الا شعری انه تعالٰی نور لیس کالا نوار وروح النبویة القدسیةلمعه من نور ه والملئکة شرر تلک الا نوار وقال صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرِیْ وَمِنْ نُوْرِیْ خَلَقَ اللہُ کُلَّ شَیْئٍ وَغَیْرُہٗ مِمَّافِیْ مَعْنَاہُ۔[32]

یعنی عقائد میں اہلِ سنت کے امام سیدُنا ابوالحسن اَشعری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: یعنی اللہ تعالٰی ایسا نور ہے کہ کسی نور کی مثل نہیں اور حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی روحِ مُقدّسہ اسی نور کی چمک ہے، اور فرشتے انہی انوار سے جھڑتے ہوئے پھول ہیں، اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اللہ تعالٰی نے میرا نور پیدا فرمایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔

اس حدیث کے علاوہ اور بھی حدیثیں اس مضمون میں وارد ہیں۔ حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے "مدارجُ النُّبوۃ" میں فرمایا:

در حدیث صحیح وارد شد کہ "اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللہُ نُوْرِیْ" [33] پھر حدیثِ جابر کا مضمون بیان فرمایا۔

کثیرُ التعداد جلیلُ القدر ائمہ کا اس حدیث کو قبول کرنا، اس کی تصحیح فرمانا، اس پر اعتماد کرکے اس سے مسائل کا اِستنباط کرنا(مسائل نکالنا)، اس کے صحیح ہونے کی روشن دلیل ہے۔ خصوصاً سیدنا عبدالغنی نابلسی رضی اللہ تعالٰی عنہ کا حدیقه ندیه کے مبحثِ ثانی(دوسری بحث) "نوع ستین من آفات اللسان فی مسئلة ذم الطعام" میں اس حدیث کے متعلق "الحدیث الصحیح" فرمانا، صحتِ حدیث کو زیادہ واضح کر دیتا ہے۔ ان مختصر جملوں سے اُن حضرات یَتَاَلّٰی فی العلم (علم سیکھنے سکھانے میں کوشش کرنے والے) کو مطمئن کرنا مقصود ہے جو اس حدیث کی صحت میں متردد(شک میں) رہتے ہیں۔ مزید تحقیق فقیر کے رسالہ "الفضل الغافر فی حدیث جابر" میں دیکھیے۔

باب اول

آسان فیصلہ: وہ قدسی صِفات بَرگُزِیدہ(نیک صالح) شخصیات جنہوں نے حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو ایمانی نگاہ سے دیکھا اُن کی گواہی تمام عالَمِ اسلام کے اہلِ ایمان کی گواہی سے فوقیت(بڑا درجہ) رکھتی ہے۔ فقیر چند حضرات کی شہادتیں مُستند روایات سے عرض کرتا ہے جسے دولتِ عشق وایمان نصیب ہے اُسے دعوتِ فکر ہے، ضدی نہ مانے اس کی قسمت میں نہ ماننا لکھا ہے۔

سیدنا ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ: افضل البشر بعد الانبیاء سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَدَارَةِ الْقَمَرِ [34]

---

32) (مطالع المسرات شرح دلائلُ الخیرات، ص225، طبعه جدیده 1289، مطبوعه مصر)

33) (مدارج النبوت، باب اول در ذکر نسب شریف وحمل وولادت ورضاع آنحضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، 2/2، مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

ترجمہ: صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے کہ "سب سے پہلے اللہ نے جس کو پیدا کیا وہ میرا نور ہے۔

34) (حجة الله على العالمين في معجزات سيد المرسلين، 59/1، مكتبة الجندي، 1972)

(حجۃُ اللّٰہ علی العالمین جلد1صفحہ689،دلائلُ النبوۃ ابو نعیم، مواہبُ اللدنیہ جلد1صفحہ1250،انوارُ المحمدیہ صفحہ125)

یعنی رسول اللہ ﷺ کا رُخِ انور چاند کی طرح مُنوّر (روشن) تھا۔

(۵) اسی طرح سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقائے نامدار، مدنی تاجدار، احمد مختار ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے

شعر کہتے ہیں: أَمِيْنٌ مُصْطَفىً لِلْخَيْرِ يَدْعُوْ كَضَوْءِ الْبَدْرِ زَايَلَهُ الظَّلَامُ[35] (دلائل النبوت، جلد1، صفحہ225، جواہر البحار للنبہانی)

یعنی حضرت سیدنا محمد مصطفی ﷺ امین ہیں اور نیکی کی طرف بلانے والے ہیں آپ کی روشنی اندھیروں کو چودھویں رات کے چاند کی طرح دور اور زائل کرنے والی ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ[36] كَالنُّوْرِ يَخْرُجُ مِنْ بين ثَنَايَاهُ.[37] (مواہب مع شرح الزرقانی، ص۱۷۰، والانوار المحمدیہ، ص۱۳۳)

یعنی جب حضور ﷺ گفتگو فرماتے تو دندانِ مبارک کے درمیان سے نور جھڑتا تھا۔

فائدہ: گفتگو کے وقت عموماً ہر بشر (انسان) کے منہ سے ایک بھاپ سی ظاہر ہوتی ہے جو موسمِ سرما میں محسوس ہوتی ہے لیکن حبیبِ خدا ﷺ نور علیٰ نور ہیں اسی لئے آپ کے منہ مبارک سے جو ظاہر ہوتا تھا وہ بھی نور تھا لیکن موسم کی قید ہمارے لئے ہے۔

مُحدِّث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ ایک شخص نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ کی تعریف اور شان بیان فرمایئے تو آپ نے نبی پاک ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا: كَأَنَّ عَرَقَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ اللُّؤْلُؤُ-[38]

یعنی چہرۂ مصطفےٰ ﷺ کے پسینہ کے قطرات چمک دار موتی تھے۔

(دلائل النبوة للبيهقي، جماع أبواب غزوة تبوك، باب ما جاء في شهادة الرضيع والأبكم لنبينا صلى الله عليه وسلم، 60/6، دار الكتب العلمية، بيروت)

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الثالث، الفصل الأول فى كمال خلقته وجمال صورته صلى الله عليه وسلم وشرفه وكرمه، 9/2، دار الكتب العلمية، بيروت)

(الأنوار المحمدية من المواهب اللدنية، المقصد الثالث، الفصل الاول فى كمال خلقته وجمال صورته صلى الله عليه وسلم، ص127، دار الكتب العلمية، بيروت)

[35] (دلائل النبوة للبيهقي، جماع أبواب صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب حديث أم معبد في صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث هند بن أبي هالة في صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم، 301/1، دار الكتب العلمية، بيروت)

(جواهر البحار فى فضائل النبيّ المختار، ومن جواهر الحافظ أبي نعيم ايضا، شمائله الشريفة صلي الله عليه وسلم، 139/1، دار الكتب العلمية، بيروت)

[36] (رُئِيَ) بِضَمِّ الرَّاءِ وَكَسْرِ الْهَمْزَةِ، أَيْ: أُبْصِرَ

[37] (شرح العلامة الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الثالث: فيما فضله الله تعالى به، الفصل الأول: في كمال خلقته وجمال صورته صلى الله عليه وسلم، 445/5، دار الكتب العلمية، بيروت)

(الانوار المحمدية من المواهب اللدنية، المقصد الثالث: فيما فضله الله تعالى به، الفصل الاول فى كمال خلقته وجمال صورته صلى الله عليه وسلم، ص129، دار الكتب العلمية)

[38] (سبل الهدى والرشاد، الباب التاسع عشر في عرقه صلى الله عليه وسلم وطيبه، 85/2، دار الكتب العلمية بيروت – لبنان، الطبعة: الأولى، 1414 هـ 1993 م)

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ: سیدنا حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّد الانس والجان محمد مصطفی ﷺ کے اوصافِ مبارکہ بیان کرنے میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں میں نے ایک مرتبہ اُن سے عرض کیا کہ حضور ﷺ کا مبارک حلیہ بیان فرمایئے توانہوں نے فرمایا: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلَألَأُ وَجْهُهُ تَلَألُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ [39]

(مجمع الزوائد، جلد 8، صفحہ ۲۷۳، الشمائل المحمدیۃ للترمذي، خصائص الکبریٰ، صفحہ ۱۳۰، دلائل النبوۃ، جلد 2، صفحہ 220، جواہر البحار، نشر الطیب)

یعنی رسول کریم ﷺ بلند رتبہ والے تھے آپ کا چہرۂ مبارک اس طرح روشن اور منور تھا جیسے چودھویں رات کا چاند چمکتا ہے۔

فائدہ: حکیم ترمذی اور محدث بیہقی علیہما الرحمۃ نے اس روایت کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی بیان فرمایا ہے۔ [40]

(دلائلُ النبوۃ، صفحہ 163 شمائل ترمذی، صفحہ 3)

فائدہ: واضح ہوا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بھی یہی عقیدہ تھا۔

ازالۂ وھم: بعض لوگ اس سے چہرہ کی بشاشت (رونق اور تازگی) مراد لیتے ہیں یہ غلط ہے اس لئے کہ شارحینِ حدیث نے اس سے حقیقی معنی مراد لیا ہے چنانچہ "یتلألؤ" کے معنی اور تشریح کرتے ہوئے علامہ ابراہیم بن بیجوری شافعی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

ومعنی یتلألؤ یضیء ویشرق کاللؤلؤ وقوله (تلألؤ القمر لیلة البدر) أی: مثل تلألؤ القمر لیلة البدر [41]

یعنی ''یتلألؤ'' کے معنی روشن ہونے اور چمکنے کے ہیں جیسے موتی چمکتا ہے اور ''تلألؤ القمر لیلة البدر'' کے معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ کا چہرۂ انور اس طرح چمکتا تھا جیسے چودھویں رات میں چاند چمکتا ہے۔

فائدہ: چودھویں کے چاند سے تشبیہہ دینا صرف سمجھانے کے لئے ہے ورنہ عُشّاق کو یہ بھی گوارا نہیں کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کو چاند سے تشبیہہ دی جائے۔

کسی نے کیا خوب فرمایا: چاند سے تشبیہہ دینا یہ بھی کوئی انصاف ہے چاند کے چہرہ پہ داغ ہے مدنی کا چہرہ صاف ہے

---

[39] (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، 273/8، الحديث: 14026، مكتبة القدسي، القاهرة، عام النشر: 1414 هـ، 1994 م)

(الشمائل المحمدية للترمذي، باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم، كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فخما مفخما، 191-192/1، الحديث: 319، دار إحياء التراث العربي – بيروت)

(الخصائص الكبرىٰ، باب جامع في صفة خلقه صلى الله عليه وسلم، 130/1، دار الكتب العلمية – بيروت)

(دلائل النبوة للبيهقي، حديث هند بن أبي هالة في صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم، 286/1، دار الكتب العلمية، بيروت)

(جواہر البحار، ذكر حديث الحسن فى حلية النبى ﷺ وشماء لهوا وصافه الشريفة، القول فيما أوتي يوسف عليه السلام، 139/1، دار الكتب العلمية، بيروت)

(تذکرۃ الحبیب تسہیل نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ (شم الطیب ترجمہ شیم الحبیب، اکیسویں فصل: آپ ﷺ کے حلیہ شریف کے بیان میں، ص 167، زمزم پبلشرز نزد مُقدس مسجد، اُردو بازار، کراچی)

[40] حوالہ گذر چکا۔

[41] (الشمائل المحمدية للترمذي ومعه المواهب اللدنية علي الشمائل المحمدية لامام ابراهيم الشافعي، باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم، كان رسول الله صلى الله عليه وسلم فخما مفخما، ص 54، الحديث: 8، اعتني به محمد عوامه)

امام حسین وامام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما: سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ اپنے والد محترم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان فرماتے ہیں کہ نبیٔ غیب دان، سیّد مرسلاں محمد مصطفی ﷺ نے فرمایا:

كُنْتُ نُوْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّيْ قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفُ عَامٍ [42]

یعنی میں حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے رب کے حضور (بارگاہ) میں ایک نور تھا۔

(مواہب اللدنیہ مع زرقانی شریف جلد ۱ صفحہ ۴۹، انوار المحمدیہ صفحہ ۹، جواہر البحار للنبہانی صفحہ ۷۷۶، نشر الطیب)

فاطمہ اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: بی بی فاطمہ اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

رَأَيْتُ الْبَيْتَ حِينَ وُقِعَ قَدِ امْتَلَأَ نُوْرًا۔ رواہ البیہقی [43] (مواہب اللدنیہ، جلد 1، صفحہ 22)

یعنی جب حضور سرورِ عالم ﷺ بطنِ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دنیا میں تشریف لائے تو میں نے بیت المیلاد [44] کو دیکھا کہ وہ نور سے معمور (روشن) ہو گیا۔

فائدہ: یہ نورِ حسّی (محسوس ہونے والا نور) کس کا تھا؟ ضد نہ ہو تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی اُسی بشریتِ مُقدّسہ کا نور تھا جس بشریت میں آپ نے عالمِ دنیا میں ظُہور فرمایا۔

سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ: غزوۂ تبوک کی فتح و نصرت کے بعد حضور پر نور، شافع یوم النشور، امام الانبیاء، سرورِ کائنات، فخر موجودات، منبعِ کمالات حضرت محمد مُصطفےٰ ﷺ مدینہ منوّرہ (زادہا اللہ شرفاً یعنی اللہ اس کے شرف کو زیادہ کرے) جلوہ افروز ہوئے تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبیٔ پاک ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے اجازت مرحمت فرمایئے کہ آپ کی شانِ اقدس میں مدحیّہ (یعنی قابلِ تعریف اشعار) کہوں تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہیے، اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت رکھے" تو انہوں نے اشعار پڑھے جن کے آخری دو شعر درج کئے جاتے ہیں جن سے سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدۂ مبارکہ کا بھی واضح علم ہو جاتا ہے۔ امت محمدیہ علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کے جلیلُ القدر عظیمُ المرتبت مُحدّثین (علم حدیث کے جاننے والے علماء) نے اپنی مبارک تصانیف میں بھی وہ اشعار لکھے ہیں:

وَأَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ أَشْرَقَتِ الأَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الأُفُقُ فَنَحْنُ فِي الضِّيَاءِ وَفِي النُّوْرِ وَسُبُلِ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ [45]

---

42) (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية مع شرح الزرقاني ، وفي "المولد الشريف" لابن طغربك: ويرى أنه لما خلق الله تعالى آدم ، 95/1، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ 1996م)
(الانوار المحمدية من المواهب اللدنية، المقصد الأول: في تشريف الله تعالى له عليه السلام الخ ، ص 11، دار الكتب العلمية)
(جواهر البحار فى فضائل النبيّ المختار ،باب ومن جواهره سيدي السيد عبد الله المير غني رضي الله عنه، 523/2، دار الكتب العلمية، بيروت)
(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ، فصل نمبرا، نورِ محمدی ﷺ کا بیان، ص 13، ناشر مشتاق بک کارنر، الکریم مارکیٹ، اردو بازار لاہور)

43) (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، آيات ولادته صلى الله عليه وسلم ، 78/1، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

44) وہ گھر جس میں حضور ﷺ پیدا ہوئے۔

45) (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد،كتاب البر والصلة ، باب في كرامة أصله صلى الله عليه وسلم ،217/8-218، الحديث:13830، مكتبة القدسي، القاهرة، عام النشر: 1414هـ، 1994م)
(السيرة النبوية لابن كثير ،195/1، دار المعرفة للطباعة والنشر والتوزيع بيروت –لبنان، عام النشر: 1395 هـ 1976م)

(مجمع الزوائد، جلد8، صفحہ217، حدیث13830، السیرۃ النبویہ، صفحہ37، حجۃ اللہ علی العالمین، صفحہ222، المواہب اللدنیہ، صفحہ23، الاستیعاب، مستدرک، جلد،3صفحہ327، البدایہ والنہایہ، جلد2، صفحہ258)

(تلخیص المستدرک، جلد3، صفحہ327، خصائص الکبریٰ، جلد1، صفحہ97، نشر الطیب فی ذکر النبیّ الحبیب ﷺ، صفحہ۱۴، انوار المحمدیہ، صفحہ۱۸، ۸۴، جواہر البحار صفحہ40، کتاب الملل والنحل، جلد2، صفحہ240)[46]

یعنی آپ ﷺ پیدا ہوئے تو زمین چمک اُٹھی اور آپ کے نور سے تمام جہان روشن ہو گیا۔ تو ہم سب اسی نور اور روشنی میں اور تمام ہدایت کے راستوں میں اپنی گزر گاہ بنائیں گے۔

قصیدۂ عباسیہ کی تفصیل ہم نے "باادب بانصیب" میں لکھ دی ہے۔

فائدہ: نعت سننا اور اس پر انعام بخشنا سنتِ حبیبِ خدا ﷺ اور نعت سنانا سنتِ صحابہ لیکن وہ نعت خواں حضرات جو اسے پیشہ بنا کر دنیا کی طمع ولالچ میں مبتلا ہیں ان کی اصلاح کرنی چاہیے۔

سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ:

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ "لَمَّا وَلَدْتُّهُ خَرَجَ مِنْ فَرْجِيْ نُوْرٌ أَضَاءَ لَهُ قُصُوْرُ الشَّامِ "[47]

(خصائص الکبریٰ جلد1 صفحہ116، مواہب اللدنیہ صفحہ22، زرقانی شریف)

یعنی جب حضرت محمد ﷺ کو میں نے جنا تو مجھ سے نور نکلا جس سے میرے سامنے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ "رَأَيْتُ كَأَنَّ شِهَابًا خَرَجَ مِنِّيْ أَضَاءَتْ لَهُ الْأَرْضُ" [48]

(حجة الله على العالمين، الباب الثالث: في معجزاته المتعلقة بإحياء الموتي له صلي الله عليه وسلم وفيه فصلان، الفصل الأول: في إحياء أبويه وإيمانهما به صلي الله عليه وسلم، ص300، دار الكتب العلمية، بيروت)

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، غزوة تبوك، 427/1، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

(الاستيعاب في معرفة الأصحاب، كتاب حرف الخاء، باب خريم، حديث خريم بن أوس بن حارثة، ص208، دار الاعلام، الطبعة الاولي 1443 هـ 2002م)

(المستدرك على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة، ذكر إسلام العباس رضي الله عنه و اختلاف الروايات في وقت إسلامه، 327/3، دار المعرفة، بيروت)

(البداية والنهاية، ذكر ماكان من الحوادث بعد منصرفه من تبوك، 28/5، دار الفكر، عام النشر: 1407 هـ 1986 م)

[46] (المستدرك على الصحيحين [التعليق من تلخيص الذهبي]، كتاب معرفة الصحابة رضي الله تعالى عنهم، ذكر إسلام العباس رضي الله عنه و اختلاف الروايات في وقت إسلامه، 369/3، الحديث: 5417، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1411 1990)

(الخصائص الكبرىٰ، باب اختصاصه صلى الله عليه وسلم بطهارة نسبه وأنه لم يخرج من سفاح من لدن آدم، 67/1، دار الكتب العلمية – بيروت)

(نشر الطیب فی ذکر النبیّ الحبیب ﷺ، ص۱۴، ناشر مشتاق بک کارنر (الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور)

(الانوار المحمديه من المواهب اللدنيه، المقصد الأول: في تشريف الله تعالى له عليه السلام الخ، ص11، دار الكتب العلمية)

(جواہر البحار فی فضائل المختار، ومن جواہر القاضی عیاض علیه الرحمة (علامه یوسف بن اسماعیل نبهانی علیه الرحمة) 65/1، دار الكتب العلمية، بيروت)

(الملل والنحل، الباب الثالث: آراء العرب في الجاهلية، الفصل الثاني: المحصلة من العرب، 85/3، مؤسسة الحلبي)

[47] (الخصائص الكبرى، باب ما ظهر في ليلة مولده صلى الله عليه وسلم من المعجزات والخصائص، 79/1، دار الكتب العلمية، بيروت)

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الأول: آيات ولادته صلى الله عليه وسلم، 78/1، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الأول: في تشريف الله تعالى له عليه الصلاة والسلام "، ذكر تزوج عبد الله آمنة". 33/3، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ 1996م)

[48] (الخصائص الكبرى، باب ما ظهر في ليلة مولده صلى الله عليه وسلم من المعجزات والخصائص، 79/1، دار الكتب العلمية، بيروت)

زرقانی شریف میں ہمیں یہ عبارت نہیں ملی۔ البتہ دیگر مشہور کتبِ سیرۃ وشمائل میں موجود ہے۔

(خصائص الکبریٰ، جلد 1، صفحہ 116، مواہب اللدنیہ مع زرقانی شریف، صفحہ 22)

یعنی میں نے دیکھا کہ مجھ سے روشن ستارہ ظاہر ہوا جس سے پوری زمین منور اور روشن ہو گئی۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفی ﷺ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں:

فَلَمَّا فَصَلَ مِنِّیْ خَرَجَ مَعَهٗ نُوْرٌ أَضَاءَ لَهٗ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ [49]

(مجمع الزوائد لابن حجر، جلد 8، صفحہ 221، مواہب اللدنیہ، جلد 1، خصائص الکبریٰ، جلد 1، صفحہ 115، زرقانی، سیرتِ حلبیہ، جلد 1، صفحہ 91، الانوار المحمدیہ، صفحہ 16، البدایہ والنہایہ، صفحہ 364، ماثبت بالسنۃ صفحہ ٦٢)

یعنی جب حضور پر نور پیدا ہوئے تو ان سے ایسا نور ظاہر ہوا جس سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز روشن ہو گئی۔

فائدہ: سیدہ آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا اہل سنت کے نزدیک ولیہ کاملہ ہیں دین ابراہیمی پر وصال ہوا۔ افسوس ہے کہ مخالفین باب المعجزات میں ان کی روایات کو تو صحیح مانتے ہیں لیکن دوسری طرف (معاذ اللہ) انہیں کافرہ جہنمیہ سمجھتے ہیں ان کی روایات سے جتنا معجزات کا ذکر ہے اس سے آپ کی ولایت باکرامات کا بین ثبوت ہے کیونکہ ایسے امور محبوبوں کو دکھائے جاتے ہیں نہ کہ مغضوبوں (وہ لوگ جو اللہ کے غضب و ناراضگی کا شکار ہوئے) کو، پھر جب حضور ﷺ نے والد گرامی کے ساتھ انہیں دین محمدی میں داخل کرنے کے لئے زندہ فرمایا اور دونوں نے کلمہ اسلام کا پڑھا تو اس معنی پر وہ صحابیہ بھی ہوئیں اسی لئے ہم نے اس رسالہ میں ان کے عقائد لکھے ہیں۔

فائدہ: چونکہ نور کے منکرین پرلے درجے کے غبی (کم عقل) ہیں اسی لئے حسب عادت یہ نہ کہہ دیں کہ بی بی جس کو نور کہہ رہی ہیں وہ نورِ ہدایت ہے اولاً یہ عقل کو باور نہیں کہ صرف نورِ ہدایت مراد ہو تو اس وقت بی بی کو کیا معلوم؟ (بقول مخالفین) کہ آپ پھر خود بی بی کو ہدایت پر نہیں مانتے۔ اور اس کے علاوہ تمام صحابہ کرام گواہی دے رہے ہیں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا حسّی نور تھا۔ چنانچہ مروی ہے کہ

أَنَّ أُمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَتْ حِيْنَ وَضَعَتْهُ نُوْرًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ [50] (دلائل النبوۃ بیہقی، جلد 1، صفحہ 95)

یعنی رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے، جس وقت حضور ﷺ کی ولادت ہوئی ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن اور منور ہوتے دیکھے۔

(دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني، الفصل التاسع في ذكر حمل أمه ووضعها وما شاهدت من الآيات، والأعلام على نبوته صلى الله عليه وسلم، 137/1، الحديث: 79، دار النفائس، بيروت، الطبعة: الثانية، 1406 هـ 1986 م)

[49] (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للحافظ نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي المتوفى سنة 807 بتحرير ابن حجر، الحديث 13839) (بألفاظ مختلفة)

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الأول: "ذكر تزوج عبد الله آمنة، 78/1، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

(الخصائص الكبرى، باب ما ظهر في ليلة مولده صلى الله عليه وسلم من المعجزات والخصائص، 79/1، دار الكتب العلمية، بيروت)

(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية المقصد الأول: في تشريف الله تعالى له عليه الصلاة والسلام "ذكر تزوج عبد الله آمنة" 217/1، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ 1996م)

(السيرة الحلبية = إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون، باب ذكر مولده صلى الله عليه وسلم وشرف وكرم، 83/1، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الثانية 1427هـ)

(الانوار المحمديه من المواهب اللدنيه، المقصد الأول: في تشريف الله تعالي له عليه الصلاة والسلام الخ، ص 17، دار الكتب العلمية، بيروت)

(البداية والنهاية لابن كثير، باب مولد رسول الله صلى الله عليه وسلم، صفة مولده الشريف عليه الصلاة والسلام، 38/3، دار ابن كثير، دمشق – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1434 هـ 2013م)

("الاعمال الماثورة فى الايّام المشهورہ" ترجمہ "ما ثبت بالسُّنّة فى الايّام والسنة، ص 63، در مطبع مجتبائی دہلی)

[50] (دلائل النبوة للبيهقي، باب ذكر مولد المصطفى صلى الله عليه وسلم والآيات التي ظهرت عند ولادته وقبلها وبعدهاي، 80/1، دار الكتب العلمية)

فائدہ: بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزید بیانات فقیر نے "آدم تا ایندم" میں لکھ دیئے لیکن وہ بدقسمت کب مانیں گے جو سرے سے انہیں مومنہ ہی نہیں سمجھتے۔ بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایمان کی سلامتی کی تحقیق فقیر کے رسالہ "الدر الکامنہ فی ایمان آمنہ" میں پڑھئے حضور اکرم کے معجزات ولادت فقیر کی کتاب "میلاد نامہ" میں پڑھئے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں؛ حضور ﷺ جب کلام فرماتے تو ان کے دندان مبارک کے درمیان سے نور مبارک نکلتا ہوا نظر آتا تھا۔[51]

(سنن دارمی، جلد1، صفحہ 23، مشکوٰۃ شریف، صفحہ 518، شمائل ترمذی، صفحہ 3، خصائص الکبریٰ، جلد1، صفحہ 156، جواہر البحار، صفحہ 450، مجمع الزوائد، جلد8، صفحہ 279، شیم الحبیب)

ایضاً: (اسی طرح) علامہ ابن عبد البر محدث علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ابو طفیل عامر بن واثلہ کنانی نے سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے اشعار پڑھے جن میں ایک شعر یہ ہے؛ إِنَّ النَّبِيَّ هُوَ النُّورُ الَّذِيْ كُشِطَتْ بِهِ عَمَايَاتُ مَاضِيْنَا وَبَاقِيْنَا[52] (الاستیعاب، جلد1، صفحہ 374)

ترجمہ: بے شک نبی ایسے نور ہیں جن کے سبب ہمارے اگلوں پچھلوں کے سب اندھیرے اور گمراہیاں دور ہو گئیں۔

ایضاً: سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سرورِ کون ومکاں، حضور نبی پاک ﷺ کا سایہ نہ تھا آپ کا نور مبارک سورج کے نور پر غالب آجاتا اور جب کبھی چراغ کے سامنے تشریف لاتے تو آپ کا نور چراغ کی روشنی پر بھی غالب آجاتا۔

قد نطق القرآن بانہ النور المبین فان فھمت فھو نور علیٰ نور[53] (نسیم الریاض، جلد3، صفحہ 282)

یعنی بے شک قرآن پاک میں آپ کو نورِ مبین فرمایا گیا ہے اور اگر تو جان لے پھر تو آقا نور علیٰ نور تھے۔

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ۔۔۔۔۔ إِذَا ضَحِكَ يَتَلَأْلَأُ فِي الْجُدُرِ[54]

---

[51] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ، إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ.
(سنن الدارمی، کتاب المقدمة باب فِي حُسْنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، 203/1، الحديث: 59، دار المغني للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية، الطبعة: الأولى، 1412 هـ 2000م)
(مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سيد المرسلين، 137/2، الحديث: 5797-(22)، دار الكتب العلمية، 2016)
(الشمائل المحمدية للترمذي، باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم، الحديث: 14، 27/1، دار إحياء التراث العربي بيروت)
(الخصائص الكبرى، باب الآيات في فمه الشريف وريقه واسنانه صلى الله عليه وسلم، 106/1، دار الكتب العلمية بيروت)
(الجواہر البحار فی فضائل النبیّ المختار ﷺ، ومن جواهر (القاضي عياض إيضا) (تكميل الله تعالي له المحاسن خلقا وخلقا صلي الله عليه وسلم، 29/1، دار الكتب العلمية، بيروت)
(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، 279/8، رقم الحديث: 14031، مكتبة القدسي، القاهرة، عام النشر: 1414 هـ، 1994م)
(تذکرۃ الحبیب تسہیل نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ (شم الطیب ترجمہ شیم الحبیب، اکیسویں فصل: آپ ﷺ کے حلیہ شریف کے بیان میں، ص167، زمزم پبلشرز نزد مُقدس مسجد، اُردو بازار، کراچی)
(شيم الحبيب وصل سوم تتمّه وصل اوّل) (یہ رسالہ "نشر الطیب" میں شامل ہے اسی کے صفحہ ۱۴۱ پر حدیث موجود ہے۔)

[52] (الاستيعاب في معرفة الأصحاب، حرف العين، عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، ص425، دار الاعلام، الطبعة الاولي 1443 هـ 2002م)

[53] وقد نطق القرآن بانه النور المبين وكونه بشرا لاينا فيه كما توهم فان فهمت فهو نور على نور
ترجمہ: بے شک قرآن پاک میں آپ کو نورِ مبین فرمایا گیا ہے اور آپ کا بشر ہونا اس کے خلاف نہیں جیسا کہ وہم کیا گیا ہے تو اگر تم سمجھو تو حضور نور علیٰ نور ہیں۔
(نسيم الرياض في شرح شفاء القاضي عياض، القسم الأول في تعظيم العلي الأعظم لقدر النبي صلي الله عليه وسلم، 335/4، دار الكتب العلمية، بيروت)

یعنی جب رسول اللہ ﷺ تبسم فرماتے ہیں تو دیواریں آپ کے نور مبارک سے چمک اُٹھتیں۔

(عصیدۃ الشہدہ، صفحہ 104، خصائص الکبریٰ، جلد 1، صفحہ 184، مواہب اللدنیہ، جلد 1، صفحہ 271، انوار المحمدیہ، صفحہ 133، حجۃ اللہ علی العالمین، صفحہ ۶۸۹، شفاء شریف، جلد 1، صفحہ 39، حاشیہ شمائل ترمذی، صفحہ 16، نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض مع الحاشیۃ لِملّا علی القاری علیہ الرحمۃ، جلد 1، صفحہ 338، مدارجِ النبوۃ جلد 1، صفحہ 12، نشر الطیب، صفحہ 133)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ (55)

(ترمذی شریف، جلد ۲۲، صفحہ ۲۰۵، مشکوٰۃ شریف، صفحہ ۵۱۸، مطبوعہ دہلی، خصائص الکبریٰ، جلد ۱، صفحہ ۱۸۰)

یعنی میں نے رسول کریم ﷺ سے زیادہ حسین کوئی شے نہیں دیکھی، آپ کے چہرۂ انور پر سورج چمکتا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: فشبه وجهه الشريف بالشمس فى الاشراق والنور (56)(نسیم الریاض، ص۳۳۸)

یہ ہم نے اس لئے کہا کہ مخالفین اس حدیث کا معنی کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے تشریف لانے سے وہ جگہیں بارونق ہوگئیں حالانکہ یہ ان کا اپنا ذاتی خیال ہے ورنہ متقدمین و متاخرین تمام محدثین یہی فرماتے ہیں کہ آپ کے نورانی چہرے کے نور سے دیواریں چمک اُٹھتی تھیں۔ اُویسی غفرلہٗ

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ مشہور صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ

لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِى دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ (57)

---

[54]) (قُصِيدَةُ الْبُرْدَةِ مَعَ شَرحِها عَصِيدَةُ الشُّهدَةِ المعروف "شرح خرپوتی شریف" تحت بیت ۵۴ (اکرم بِخَلقِ نبيٍّ زَانَهُ خُلُق) ص158، مطبوعه مكتبة المدينة)
(الخصائص الكبرى، باب جامع في صفة خلقه صلى الله عليه وسلم، 127/1، دار الكتب العلمية بيروت)
(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الثالث: فيما فضله الله تعالى به، الفصل الأول: في كمال خلقته وجمال صورته صلى الله عليه وسلم، 450/5، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ 1996م)
(الانوار المحمدية من المواهب اللدنية، المقصد الثالث: فيما فضله الله تعالى به، الفصل الأول: في كمال خلقته وجمال صورته صلى الله عليه وسلم، ص127، دار الكتب العلمية، بيروت)
(حجّة الله علىَ العالمين فى معجزات سيّد المرسلين الباب الثانى عشر فى بعض معجزاته المعنوية مثل كمال خلقه وخلقه و فضائل اقواله وافعاله واحواله ﷺ، جمل من صفات خلقه الشريف ﷺ، ص 691، دار الكتب العلمية، بيروت)
(الشفا بتعريف حقوق المصطفى: الفصل الثاني: صفاته الخلقية صلى الله عليه وسلم، 149/1، دار الفيحاء – عمان، الطبعة: الثانية 1407 هـ)
(جمع الوسائل في شرح الشمائل لِملّا على القارى، بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَحِكِ رَسُولِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 15/2، المطبعة الشرفية مصر، طبع على نفقة مصطفى البابي الحلبي وإخوته)
(نسيم الرياض فى شرح شفاء القاضى عياض مع الحاشية لِملّا على القارى، فصل إن قلت أكرمك الله تعالى لا خفاء على القطع بالجملة، 338/1، بالمطبعة الازهرية المصرية)
(مدارجِ النبوۃ (فارسی)، 12/1 مطبوعه منشى نولكشور لكهنو)
(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ، وصل سوم، تتمّہ وصل اوّل میں، ص ۱۴۴، ناشر مشتاق بک کارنر، الکریم مارکیٹ)

[55]) (سنن الترمذى، كتاب المناقب، باب فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، 42/6، الحديث: 3648، دار الغرب الإسلامي – بيروت، سنة النشر: 1998 م)
(مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب فضائل سيد المرسلين، الفصل الثاني، 137/2، الحديث: 5795-(20)، دار الكتب العلمية، 2016)
(الخصائص الكبرى، باب جامع في صفة خلقه صلى الله عليه وسلم، 123/1، دار الكتب العلمية – بيروت)

[56]) ترجمہ: سرکار ﷺ کے چہرۂ اقدس کو سورج سے تشبیہ روشنی و نورانیت کے اعتبار سے دی ہے۔
(نسيم الرياض فى شرح شفاء القاضى عياض، الفصل الثانى: صفاته الخلقية صلى الله عليه وسلم، 338/1، بالمطبعة الازهرية المصرية)

[57]) (سنن ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ذِكْرِ وَفَاتِهِ وَدَفْنِهِ صلى الله عليه وسلم، 522/1، الحديث 1631، المكتبة العلمية)
(مشكاة المصابيح للتبريزي، كتاب الفضائل والشمائل، باب هجرة أصحابه صلى الله عليه وسلم من مكة ووفاته، الفصل الثاني، 1681/3، الحديث 5962[7] المكتب الإسلامي بيروت الطبعة: الثالثة، ۱۹۸۵م)
(سنن الترمذى، كتاب المناقب، باب في فضل النبي صلى الله عليه وسلم، 549/5، الحديث 3618، دار الكتب العلمية)

(ابن ماجہ، صفحہ 119، مشکوٰۃ شریف، صفحہ 547، ترمذی شریف، جلد2، صفحہ 202، مواہب اللدنیہ، جلد1، صفحہ 68، انوارالمحمدیہ، صفحہ 38، جواہر البحار، جلد1، صفحہ 60، سیرتِ حلبیہ، جلد2، صفحہ 234، خصائص الکبریٰ، جلد1، صفحہ 471، مدارج النبوۃ فارسی، جلد2، صفحہ 81، طبقات ابن سعد، جلد1، صفحہ 221، مستدرک، جلد3، صفحہ 12، تلخیص المستدرک، جلد3، صفحہ 12)

یعنی جس دن رسول پاک ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کی نورانیت سے مدینہ منورہ کی ہر چیز روشن ہو گئی۔

ایضا: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ [58]

ترجمہ: یحییٰ بن سعید اور شریک رضی اللہ تعالی عنہما دونوں نے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم نے جب اپنے دونوں ہاتھ مبارک اُٹھائے تو میں نے آپ کی دونوں مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ (صحیح بخاری شریف جلد1 صفحہ 168، نسائی شریف جلد1 صفحہ 224، مسلم شریف، خصائص الکبریٰ جلد1 صفحہ 157)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں؛

لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ ، وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ [59]

ترجمہ: نبی پاک سوائے اِستِسقاء[60] کے کسی اور دعا میں اپنے مبارک ہاتھوں کو زیادہ اُونچا نہیں اُٹھاتے تھے اور استسقاء میں اتنے ہاتھ اُٹھاتے تھے کہ آپ کی مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔ (صحیح بخاری شریف جلد1 صفحہ 168 مطبوعہ مصر، مشکوٰۃ صفحہ 131 مطبوعہ دہلی، دارقطنی صفحہ 190)

(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية، المقصد العاشر، الفصل الأول: في إتمامه تعالى نعمته عليه بوفاته، 177/12، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

(الانوار المحمدية من المواهب اللدنية، ص39، دار الكتب العلمية بيروت لبنان الطبعة الاولىٰ 1417ھ)

(الجواهر البحار في فضائل النبيّ المختار ﷺ من جواهر الحكيم الترمذي، 60/1، مطبوعه بيروت)

(السيرة الحلبية=إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون، باب الهجرة إلى المدينة، 74/2، دار الكتب العلمية–بيروت، الطبعة: الثانية 1427هـ)

(الخصائص الكبرى، فوائد في تعدد الاسراء والنكات فيه، 312/1، دار الكتب العلمية بيروت)

(مدارج النبوة فارسی، 89/2، مطبوعه منشی نولکشور لکھنو)

(الطبقات الكبرى الجزء ا، ذكر خروج رسول الله، صلى الله عليه وسلم، وأبي بكر إلى المدينة للهجرة، 181/1، دار الكتب العلمية–بيروت، الطبعة: الأولى، 1410 هـ 1990 م)

(السيرة الحلبية=إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون، باب الهجرة إلى المدينة، 74/2، دار الكتب العلمية–بيروت، الطبعة: الثانية 1427هـ)

[58]) (صحيح البخاري؛كتاب الاستسقاء، بَابُ رَفْعِ النَّاسِ أَيْدِيَهُمْ مَعَ الإِمَامِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ، 2335/5، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

مسلم شریف میں مکمل حدیث دستیاب نہیں ہو سکی تاہم عنوان کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے جا رہے ہیں:

عن أنس قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يرفع يديه في الدعاء حتى يرى بياض إبطيه

(صحيح مسلم؛كتاب الفضائل، فضائل الصحابة، باب مِنْ فَضَائِلِ أَبِي مُوسَى وَأَبِي عَامِرٍ الأَشْعَرِيَّيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، 612/2، الحديث 895، دار إحياء الكتب العربية)

سنن نسائی میں مکمل حدیث دستیاب نہیں ہو سکی تاہم یہاں بھی عنوان کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے جا رہے ہیں:

فَمَدَّ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ الخ۔

(سنن النسائي، كتاب الاستسقاء، باب مسألة الإمام رفع المطر إذا خاف ضرره، 166/3، الحديث1527، مكتب المطبوعات الإسلامية، سنة النشر: 1414هـ/1994م)

(الخصائص الكبرى؛ذكر المعجزات التي وقعت عند وفادة الوفود عليه صلى الله عليه وسلم، 27/2، دار الكتب العلمية بيروت)

[59]) (صحيح البخاري؛كتاب الاستسقاء باب رَفْعِ الإِمَامِ يَدَهُ فِي الِاسْتِسْقَاءِ، 2335/5، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

(مشكاة المصابيح لِلتبريزي؛كتاب الصلاة باب الاستسقاء، الفصل الأول، 474/1، الحديث: 1498(4)، دار الكتب العلمية، بيروت)

(سنن الدارقطني، كتاب الجنائز، باب حثي التراب على الميت، 229/2، الحديث 1814 \ 3، دار المؤيد، سنة النشر: 1422هـ/2001م)

[60]) بارش طلب کرنا، قحط سالی اور خشک سالی کے زمانے میں بارگاہِ خداوندی سے بارش کے لیے نماز ادا کی جاتی ہے جسے اِصطلاح میں 'نمازِ اِستسقا' کہا جاتا ہے۔

ایضاً: سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ رَسُولُ الله صَلّى الله عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَأَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ [61]

(شرح شمائل محمدیہ صفحہ19۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ516۔ دلائل النبوۃ بیہقی جلد1 صفحہ155۔ دارمی جلد1 صفحہ33۔ خصائص کبریٰ جلد1 صفحہ84۔)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سفید رنگ والے روشن آفتاب تھے آپ کے پسینہ کے قطرات چمکدار موتی تھے۔

فائدہ: اس حدیث کے تحت حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے "ازھر اللون" کا ترجمہ "ابیض نیرا" [62] روشن آفتاب کیا ہے۔(مرقات)

اور علامہ ابراہیم بن محمد الباجوری الشّافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ امام سہیلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ الزھرۃ فی اللغۃ اشراق فی اللون بیاضاً [63]

ترجمہ:: زہرہ لغت میں زیادہ سفیدی کی چمک والے رنگ کو کہتے ہیں۔

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ: سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ خوش قسمت صحابی ہیں کہ جنہیں حضور اکرم ﷺ اپنے منبر مبارک پر بٹھا کر نعتیں سنتے پھر نہ صرف داد دیتے بلکہ بیش بہا انعامات سے نوازتے ان کے چند اشعار اور نثر کے الفاظ عقیدہ کی صورت میں ملاحظہ ہوں:

مَتَى يَبْدُ فِي الدَّاجِي البَهِيمِ جَبِينُه ... يَلُحْ مثلَ مِصْباحِ الدُّجَى المُتَوَقِّدِ [64]

ترجمہ: جب سخت تاریک میں آپ کی نورانی پیشانی ظاہر ہوتی ہے تو وہ اندھیری رات میں چراغ کی طرح روشنی دیتی ہے۔

(دلائل النبوت جلد1 صفحہ226، زرقانی شریف جلد4 صفحہ91، الاستیعاب جلد1 صفحہ341)

سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسرے مقام پر اپنے عقیدہ کا اظہار اس طرح فرمایا ہے؛

نُورًا أَضَاءَ عَلَى الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا مَنْ يُهْدَ لِلنُّورِ الْمُبَارَكِ يَهْتَدِي [65]

ترجمہ: آپ کے نور مبارک کی نورانیت نے تمام دنیا کو روشن فرما دیا ہے جو بھی اس مبارک نور سے مستفید ہوا وہی ہدایت پا گیا۔(نسیم الریاض جلد3 صفحہ275)

---

61) (جمع الوسائل في شرح الشمائل باب ما جاء في خَلْقِ رسولِ الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 11/1، المطبعة الشرفية مصر، 1318 هـ)

(مشكاة المصابيح للتبريزي؛ كتاب الفضائل والشمائل، باب أسماء النبي وصفاته، 1611/3، الحديث: 5787(14)، دار الكتب العلمية، بيروت)

(دلائل النبوة للبيهقي؛ جماع أبواب صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب طيب رائحة رسول الله صلى الله عليه وسلم، كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أزهر اللون، 256/1، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1408 هـ 1988 م)

(سنن الدارمي، المقدمة، باب في حسن النبي صلى الله عليه و سلم، 45/1، الحديث 61، دار الكتاب العربي، سنة النشر: 1407 هـ/1987م)

(الخصائص الكبرى، ذكر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف صلى الله عليه وسلم، 127/1، دار الكتب العلمية—بيروت)

62) (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب أسماء النبي وصفاته، 3703/9، الحديث: 5788، دار الفكر، بيروت—لبنان، الطبعة: الأولى، 1422هـ 2002م)

63) (حاشية ابراهيم الباجوري المسماه بالمواهب اللدنية على الشمائل المحمدية، قوله أزهر اللون، ص23، المطبعة البهية، 1885م)

64) (دلائل النبوة للبيهقي، جماع أبواب صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث هند بن أبي هالة في صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم، 302/1، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1408 هـ1988 م)

(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية، المقصد الثالث فيما فضله الله تعالى به، الفصل الأول في كمال خلقته وجمال صورته صلى الله عليه وسلم، 278/5، دار الكتب العلمية، بيروت—لبنان، الطبعة: الأولى، 1417 هـ 1996 م)

(الإستيعاب في معرفة الأصحاب؛ كتاب حرف الحاء، باب حسان بن ثابت الأنصاري، 338/2، مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية—مصر، الطبعة: الأولى، 1440 هـ 2019 م)

65) (نسيم الرياض فى شرح شفاء القاضى عياض، فصل ومن ذلك ما ظهر من الآيات عند مولده، 275/3، بالمطبعة الازهرية المصرية)

(حجّة الله علىَ العالمين فى معجزات سيّد المرسلين، ص 715، مطبع بيروت)

حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا؛

' لَمَّانَظَرتُ اِلیٰ اَنوَارِہٖ صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَضَعتُ کَفِّی عَلٰی عَینِی خَوفاً مِن ذِھَابِ بَصَرِی ۔[66]

ترجمہ: جب کبھی میں حضوراکرم ﷺ کے انوار دیکھتا تو آنکھ کو ہاتھ کی ہتھیلی سے چھپالیتا اس خوف سے کہ کہیں (حضور کے انوار کی چمک وروشنی کی وجہ سے) میری آنکھوں کا نور نہ چلا جائے۔(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ 849)

فائدہ: یہ حسّی نور ہی تو تھا، جبھی تو آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا جیسے سورج کی تیز چمک سے ہم آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں۔اس کے باوجود منکرین نورِ ہدایت کی رٹ لگاتے پھریں تو ہم کیا کریں، ہماراکام ہے دلائل پیش کرنا اس سے ہم سبکدوش (بریٔ الذمّہ) ہوگئے۔

ایضاً: ابن کثیر (جو ابن تیمیہ کا عاشق ومقلّد وشاگرد اور وہابیوں دیوبندیوں کا امام اور مفسّرِ قرآن بھی ہے) نے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بارگاہِ مصطفویٰ میں پیش کردہ شعر "البدایہ والنہایہ" میں درج کیا ہے:

وَافٍ وَمَاضٍ شِهَابٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ بَدْرٌ أَنَارَ عَلَى كُلِّ الْأَمَاجِيدِ [67]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کا نور ایسا نور ہے کہ جس نے تمام اجداد[68] اور بزرگوں کو منور اور روشن فرمادیا ہے آپ کا نور مبارک پورا ہونے والا قدیم ستارہ ہے آپ کے نور ہی سے چودھویں رات کا کامل چاند بھی نور اور روشنی حاصل کرتا ہے۔(حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ 715' البدایہ والنہایہ جلد 3 صفحہ 336)

ایضاً: امام اجلّ، سَنَدُ المُفَسّرین والمحدّثین علاّمہ جلال الدّین سیوطی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْزُ نے بھی سیدنا حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر درج فرمایا ہے:

أغر عليه للنبوة خاتم من الله من نور يلوح ويشهد [69]

ترجمہ: نبی پاک ﷺ پر مہرِ نبوت بہت ہی چمکتی تھی اور آپ کا اللہ کی طرف سے نور ہونا ظاہر اور واضح ہو جاتا تھا۔(خصائص الکبریٰ جلد 1 صفحہ 194)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ: سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بارگاہِ رسول اللہ علیہ السلام میں سلام عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا تو سرکارِ دوعالم کی زیارت سے مشرّف ہوا تو دیکھا۔

وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ۔۔۔وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ۔[70]

---

66) (جواهر البحار فی فضائل النبی المختار صلی الله علیه وسلم، ومنهم العارف بالله سیدی السید عبدالرحمن العیدروس، باب اشرف الصورة الجسمانیة ،450/2، دار الکتب العلمیة، بیروت لبنان، 2010م)

67) (البداية والنهاية لابن كثير، كتاب الشمائل شمائل رسول الله ﷺ وبيان خلقه الظاهر وخلقه الطاهر ،القول فيما أعطي إدريس الخ، 419/6، دار ابن كثير، دمشق–بيروت، الطبعة: الثالثة، 1434 هـ 2013م)

68) اس کی واحد جدّ آتا ہے مطلب دادا

69) (الخصائص الكبرى، ذكر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف صلى الله عليه وسلم ، باب اختصاصه باشتقاق اسمه الشريف الشهير من اسم الله تعالى، 134/1، دار الكتب العلمية–بيروت)

70) (سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد، الباب الحادي عشر في سيرته صلى الله عليه وسلم في العذر والاعتذار الثالث: في قبوله صلى الله عليه وسلم عذر من اعتذر إليه، 379/9، دار الكتب العلمية، بيروت–لبنان، الطبعة: الأولى، 1414 هـ 1993م)

ایضاً: طبقات ابن سعد صفحہ 325 میں حضرت کعب کے یہ دو شعر مرقوم ہیں:

وَكَانَ بَشِيْرًا لَنَا مُنْذِرًا وَنُوْرًا لَّنَا ضَوْءُهٗ قَدْ أَضَا

فَأَنْقَذَنَا اللهُ فِي نُوْرِهٖ وَنَجّٰى بِرَحْمَتِهٖ مِنْ لَظٰى [71]

ترجمہ: اور تھے وہ ہمیں خوشخبری سنانے والے، ڈر سنانے والے اور ایسے نور جس کی چمک نے ہمیں منور کر دیا پس اللہ تعالیٰ نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نور کی برکت سے اور اپنی رحمت سے ہمیں لظی (دوزخ کا ایک نام لَظٰی بھی ہے) سے بچایا۔

ابن کثیر نے یہ شعر نقل کیا ہے: وَرَدْنَاهُ بِنُوْرِ اللهِ يَجْلُو دُجَى الظَّلْمَاءِ عَنَّا وَالْغِطَاءِ [72]

ترجمہ: اور ہم رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے اندھیروں کی سیاہی اور تاریکی دور ہو گئی اور روشنی ہی روشنی ہو گئی اور سب پردے اُٹھ گئے۔

(البدایہ والنہایہ جلد 3 صفحہ 336)

عقیدہ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ: امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے حدیث شریف درج فرمائی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دَعَا النَّبِيُّ صلّى الله عليه وسلّم ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ۔ [73]

ترجمہ: سیّدِ مرسلان، فخرِ کون و مکاں محمد مصطفی ﷺ نے دعا فرمائی اور اپنے دونوں نورانی دستِ مبارک اُٹھائے تو میں نے آپ کے دونوں مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

عقیدہ سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ: حضور سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفی ﷺ کے متعلق سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بعض محدثین نے آپ کو صحابہ میں شامل کیا ہے) ان کی شان بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

وَيَظْهَرُ فِي الْبِلَادِ ضِيَاءُ نُوْرٍ يُقِيمُ بِهِ الْبَرِيَّةَ أَنْ تَمُوْجَا [74]

ترجمہ: اور شہروں میں نور کی روشنی ظاہر ہو گئی جس نور کے صدقہ اور وسیلہ سے مخلوق قائم ہے کیونکہ وہ مبارک روشنی ٹھاٹھیں مار رہی ہے۔

(سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 192 البدایہ والنہایہ جلد 1 صفحہ 3، جلد 2 صفحہ 296)

ترجمہ: آپ کا چہرہ مبارک خوشی سے بجلی کی طرح چمک رہا ہے اور رسول کریم ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ کا رُخ انور اس طرح منور نظر آتا جیسا کہ چاند کا ٹکڑا ہے۔

[71] (الطبقات الكبرى لابن سعد، وفاة النبي صلى الله عليه وسلم، ذكر من رثى النبي صلى الله عليه وسلم، 247/2، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1410 هـ 1990 م)

[72] (البداية والنهاية لابن كثير، ذكر ما وقع في السنة الثانية من الهجرة من الحوادث، فصل فيما قيل من الأشعار في غزوة بدر العظمى، 150/4، دار ابن كثير، دمشق – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1434 هـ 2013 م)

[73] (صحيح البخاري كتاب المناقب باب صِفَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، 1302/3، الحديث 3372، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

(دلائل النبوة للبيهقي؛ جماع أبواب صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب صفة كفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقدميه وإبطيه وذراعيه وساقيه وصدره، 247/1، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1408هـ 1988م)

[74] (سيرة ابن هشام حَدِيثُ خَدِيجَةَ مَعَ وَرَقَةَ وَصِدْقُ نُبُوءَةِ وَرَقَةَ فِيهِ صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلّمَ، 177/1، شركة الطباعة الفنية المتحدة)

البداية والنهاية لابن كثير، ويقال إن المستوغر هذا عاش ثلاثمائة سنة وثلاثين سنة، 91/3، دار ابن كثير، دمشق – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1434 هـ 2013 م)

سیدنا عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: سیدنا محدث ابن جوزی اور علامہ سیوطی علیہما الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَتِ الْاَرْضُ نُوْرًا [75] (کتاب الوفاء جلد 1 صفحہ 95، خصائص الکبریٰ جلد 1 صفحہ 127)

ترجمہ: جب رسولِ معظّم، نورِ مجسّم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ کے نور مبارک سے ساری زمین روشن اور منور ہو گئی۔

نور اندر نور باہر کوچہ کوچہ نور ہے بلکہ یوں کہئے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کسی نے کہا کہ مالکِ ہر دوسرا محمد مصطفی ﷺ کا رُخِ انور تلوار کی طرح تھا؟ تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا۔ [76]

ترجمہ: نہیں بلکہ آپ کا چہرہ انور سورج اور چاند کی طرح نورانی اور چمکتا تھا۔

---

[75] (الخصائص الكبرى، ذكر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف صلى الله عليه وسلم، باب الاستشفاء ببوله صلى الله عليه وسلم، 122/1، دار الكتب العلمية –بيروت)

[76] (مشكاة المصابيح، كتاب الفضائل والشمائل، باب أسماء النبي صلى الله عليه وسلم وصفاته، الفصل الأول، 1609/3، الحديث: 5779(4)، دار الكتب العلمية، بيروت)

(صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب شَيْبِهِ صلى الله عليه وسلم، 1823/4، الحديث 2344، دار إحياء الكتب العربية)

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الثالث، الفصل الأول فى كمال خلقته وجمال صورته صلى الله عليه وسلم وشرفه وكرمه، 7/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

(الانوار المحمدية من المواهب اللدنية، ص126، دار الكتب العلمية بيروت لبنان، الطبعة الاولیٰ 1417ھ)

(دلائل النبوة للبيهقي، جماع أبواب صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب صفة وجهه صلى الله عليه وسلم، 196/1، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1408ھ 1988م)

(الشفا بتعريف حقوق المصطفى، الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقاً وخلقاً وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنيوية فيه نسقاً، الفصل الثاني صفاته الخلقية صلى الله عليه وسلم، 150/1، دار الفيحاء –عمان، الطبعة: الثانية 1407ھ)

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ، شیم الحبیب ترجمہ شم الطیب، ص144، ناشر مشتاق بک کارنر، الکریم مارکیٹ اردو بازار، لاھور)

(الخصائص الكبرى، باب جامع في صفة خلقه {صلى الله عليه وسلم}، 134/1، دار الكتب العلمية –بيروت)

(جمع الوسائل في شرح الشمائل باب ما جاء في خلق رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 48/1، المطبعة الشرفية مصر، 1318ھ)

(شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الثالث: فيما فضله الله تعالى به، الفصل الأول: في كمال خلقته وجمال صورته صلى الله عليه وسلم، 248/5، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417ھ1996م)

نوٹ؛ بخاری شریف، ترمذی شریف اور دارمی شریف میں حضرت براء بن عازب سے درج ذیل الفاظ میں یہ روایت مروی ہے:

سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

(صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب صفة النبي، 1304/3، الحديث3359، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414ھ/1993م)

(الشمائل المحمدية معه المواهب اللدنية على الشمائل المحمدية، باب ماجاء فى خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم، ص 71، أعتنى به محمد عوامه)

(سنن الترمذى، كتاب المناقب، باب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، 558/5، الحديث3636، دار الكتب العلمية)

(سنن الدارمى، المقدمة، باب فِي حُسْنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، 45/1، الحديث64، دار الكتاب العربي، سنة النشر: 1407ھ/1987م)

(رحمة للعالمين (كامل ٣ حصص)، باب بفتم، 557/2، دار الاشاعت اردو بازار كراچى، سن اشاعت 2001ء)

(مشکوٰۃ شریف صفحہ 515، صحیح مسلم شریف، مواہب اللدنیہ جلد 1 صفحہ 250 انوارالمحمدیہ صفحہ 124، دلائل النبوت بیہقی جلد 1 صفحہ ۱۵۱، صفحہ 193، شفاء شریف جلد 1 صفحہ 39، نشر الطیب صفحہ 134، الخصائص الکبریٰ جلد 1 صفحہ 178 شمائل ترمذی، بخاری شریف جلد 1 صفحہ 205، ترمذی شریف صفحہ 204، دارمی شریف جلد 1 صفحہ 34، حجۃ اللہ علی العالمین للنبہانی صفحہ 488، رحمۃ للعالمین جلد 2 صفحہ 471)

فائدہ: چونکہ تلوار کی چمک بہت کم ہے نیز تلوار کے ساتھ تشبیہہ سے یہ وہم پڑتا تھا کہ آپ کے چہرہ کی بہت لمبائی تھی اسی لئے صحابہ نے اس کی نفی فرمائی تاکہ محبوب میں عیب کا وہم تک نہ ہو۔

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں:

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ. [77]

ـ ترجمہ: میں نے سید الشافعین (شفاعت کرنے والوں کے سردار) علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سرخ حُلّہ مبارک لئے ہوئے دیکھا اور چاند بھی اس رات پوری تابانی پر تھا یعنی چودھویں رات کا تھا اور میں نے ایک نظر چاند کی طرف دیکھا اور ایک نظر حضور اکرم ﷺ کی طرف دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کی نورانیت اور حسن چاند سے کہیں بڑھ کر (زیادہ) ہے۔

(شمائل ترمذی صفحہ 2، مشکوٰۃ شریف صفحہ 518، مواہب اللدنیہ جلد 1 صفحہ 250، دلائل النبوۃ بیہقی جلد 1 صفحہ 152، خصائص الکبریٰ جلد 1 صفحہ 178، انوار المحمدیہ صفحہ 124، اشعۃ اللمعات فارسی جلد 4، رحمۃ اللعالمین جلد 2 صفحہ 472، قصص الانبیاء فارسی صفحہ 266)

فروغِ مہر بھی دیکھا نمودِ گلشن بھی تمہارے سامنے کس کا چراغ جلتا ہے [78]

حقیقت محمدیہ: شیخ محقق، شیخ المحدثین، شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ

آنحضرت بتمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود، کہ دیدۂ حیرت درجمالِ با کمالِ وی خیرہ میشد مثل ماہ و آفتاب تاباں و روشن بود، و اگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بودی ہیچ کس را مجال نظر و اِدراکِ حسنِ اُو ممکن نبودی [79] (مدارج، صفحہ 129)

---

[77] (الشمائل المحمدية للترمذي ،باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم ،الحديث رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في ليلة إضحيان ، ص24 ، دار إحياء التراث العربي – بيروت)
(مشكاة المصابيح للتبريزي، كتاب الفضائل والشمائل، باب أسماء النبي صلى الله عليه وسلم وصفاته ، الفصل الثاني، 1613/3، الحديث: 5794(19)، دار الكتب العلمية، بيروت)
(سنن الدارمى كتاب المقدمة باب فِي حُسْنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ، 44/1، الحديث57، دار الكتاب العربي، سنة النشر: 1407 هـ/1987م)
(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الثالث، الفصل الأول فى كمال خلقته وجمال صورته صلى الله عليه وسلم وشرفه وكرمه، 8/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)
(دلائل النبوة للبيهقي ، جماع أبواب صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم ، باب صفة وجهه صلى الله عليه وسلم ، 196/1، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1408 هـ 1988 م)
(الخصائص الكبرى، ذكر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف صلى الله عليه وسلم ، باب جامع في صفة خلقه صلى الله عليه وسلم ، 123/1، دار الكتب العلمية – بيروت)
(الانوار المحمدية من المواهب اللدنية ،ص126، دار الكتب العلمية بيروت لبنان، الطبعة الاولىٰ 1417 هـ)
(اشعة اللمعات فارسى، كتاب الفضائل والشمائل باب أسماء النبي وصفاته الفصل الثانى ، 267/4، منشي نول كشور، لكهنؤ)
(رحمة اللعالمين (كامل ۳ حصص)، باب ہفتم ،2/ 557، دار الاشاعت اردو بازار کراچی، سن اشاعت 2001ء)

[78]) سورج کی روشنی وچمک دمک بھی دیکھی ہے اور باغات کی شان وشوکت بھی دیکھی مگر یا رسول اللّٰہ فداک روحی و ابی واُمّی (صلّی اللہ علیک وسلّم) آپ کے حسن وجمال اور چہرہ انور کی چمک کے سامنے ان کی کیا حیثیّت؟ اس لیے کہ آپ کے جمال پر اگر اللہ نے پردے نہ ڈال رکھے ہوتے تو کوئی دیکھنے کی تاب ہی نہ رکھتا۔

ترجمہ: آنحضرت ﷺ سرِ مبارک سے لے کر قدم مبارک تک بالکل نور تھے آپ کے جمال و کمال کو دیکھنے سے آنکھیں چندھیا(بند ہو) جاتی تھیں آپ ﷺ کا جسم مبارک چاند اور سورج کی مانند روشن اور چمکدار تھا۔ اگر آپ لباسِ بشری میں نہ ہوتے تو کسی کا آپ کی طرف نظر بھر کر دیکھنا اور آپ کے حسن کا ادراک ممکن نہ ہوتا۔

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ امام قرطبی نے فرمایا کہ

لم يظهر لنا تمام حسنه صلى الله عليه وسلم لأنه لو ظهر لنا تمام حسنه لما أطاقت أعيننا رؤيته صلى الله عليه وسلم .[80]

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کا تمام نورانی حسن مبارک ہمارے سامنے ظاہر نہیں ہوا اگر تمام حسن مبارک ظاہر ہو جاتا تو ہماری آنکھیں رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے کی تاب ہی نہ لاتیں۔ (انوارالمحمدیہ)

سیدنا براء بن عازب رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ: امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے روایت نقل فرمائی ہے کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نورِ مجسم رسول مکرم ﷺ کا چہرہء انور تلوار کی طرح چمکدار تھا تو آپ نے ارشاد فرمایا "لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ "[81] نہیں بلکہ چاند کی طرح منور تھا۔

(صحیح بخاری شریف جلد2 صفحہ167، ترمذی شریف جلد2 صفحہ204، انوارالمحمدیہ، شمائل ترمذی صفحہ2، خصائص الکبریٰ جلد1 صفحہ178، مواہب اللدنیہ جلد1 صفحہ249، دلائل النبوۃ بیہقی جلد1 صفحہ151، مسلم شریف، مدارجِ النبوۃ فارسی، حجۃ اللہ علی العالمین صفحہ688)

چاند سے تشبیہ دینا کیا یهی انصاف هے؟: محدّث مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

تَشْبِيهُ بَعْضِ صِفَاتِهِ بِنَحْوِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّمَا جَرَى عَلَى عَادَةِ الشُّعَرَاءِ وَالْعَرَبِ أَوْ عَلَى التَّقْرِيبِ وَالتَّمْثِيلِ وَإِلَّا فَلَا شَيْءَ يُعَادِلُ شَيْئًا مِنْ أَوْصَافِهِ إِذْ هِيَ أَعْلَى وَأَجَلُّ مِنْ كُلِّ مَخْلُوقٍ ـ[82]

---

79) (مدارج النبوت، باب پنجم در ذکر فضائل وی صلی اللہ علیہ وسلم کہ مشترک اند میان وی وانبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامہ، 137/1، مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

80) (الانوار المحمدية من المواهب اللدنية، ص126، دار الكتب العلمية بيروت لبنان الطبعة الاولىٰ 1417هـ)

81) (صحيح البخارى، كتاب المناقب، باب صِفَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، 1304/3، الحديث3359، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

(سنن الترمذى، كتاب المناقب، باب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، 558/5، الحديث3636، دار الكتب العلمية)

(الانوار المحمدية من المواهب اللدنية، المقصد الثالث، ص126، دار الكتب العلمية بيروت لبنان، الطبعة الاولىٰ 1417هـ)

(الشمائل المحمدية للترمذي، باب ما جاء في خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم، الحديث رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في ليلة إضحيان، ص24، دار إحياء التراث العربي – بيروت)

(الخصائص الكبرى، ذكر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف صلى الله عليه وسلم، باب جامع في صفة خلقه صلى الله عليه وسلم، 122/1، دار الكتب العلمية – بيروت)

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الثالث، الفصل الأول شمائل كمال خلقته وجمال صورته صلى الله عليه وسلم وشرفه وكرمه، 7/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

دلائل النبوة للبيهقي، جماع أبواب صفة رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب صفة وجهه صلى الله عليه وسلم، 196/1، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1408هـ 1988م)

صحيح مسلم كتابُ الفضائل باب شَيْبِهِ صلى الله عليه وسلم (ايضاً عن جابر بن سمرة)، 1823/4، الحديث 2344، دار إحياء الكتب العربية)

(مدارج النبوة، قسم اوّل در فضائل و کمالاتِ آنحضرت ﷺ، باب اوّل در بیان حسن خلقت وجمال صورت وی، 5/1، مطبوعہ نولکشور لکھنؤ)

(حجّة الله على العالمين، الباب الثانى عشر فى بعض معجزاته المعنوية، معجزات خلقه صلى الله عليه وآله وسلم، ص688، مطبع بيروت)

ترجمہ: رسولِ انس وجان سیدنا محمد رّسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بعض صفاتِ مبارکہ کو سورج اور چاند سے تشبیہ دینا یہ شاعروں اور عربی ادیبوں کی عام عادت اور طریقہ ہے وگرنہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی کسی بھی صفت مبارک سے کوئی شے بھی برابری اور ہمسری نہیں کرسکتی اس لئے کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ہر صفت جملہ مخلوق سے افضل واعلیٰ اور بالا ہے۔(جمع الوسائل بشرح الشمائل)

سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

امام جلال الْمِلّۃ والدّین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرماتے ہیں: إِذَا سَجَدَ يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ[83]

ترجمہ: جب حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سجدہ فرماتے تو آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔ (خصائص الکبریٰ جلد1 صفحہ157، طبرانی جلد1 صفحہ98)

لأنه كان يعلو بياضه النور والاشراق[84]

ترجمہ: اس لیے کہ ان کی سفیدی سے نور اور چمک ظاہر ہوتے تھے۔ (شرح شمائل محمدیہ صفحہ25)

نیز فرماتے ہیں: ان المراد انّه كان نيّر البياض[85]

ترجمہ: بے شک سفیدی سے روشن چمکدار ہونا مراد ہے۔(شرح شمائل محمدیہ صفحہ25)

کعب بن زهیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: کعب بن زہیر مشہور شاعر ہیں پہلے ہمیشہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ہجو کیا کرتا تھا فتح کے روز یہ فرار ہو گیا کچھ عرصہ بعد یہ اپنے بھائی بجیر بن زہیر کے ہمراہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے اپنے بھائی کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں بھیجا تاکہ معلوم کرے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس کا قصور معاف فرمائیں گے اور اس کے قتل سے درگزر فرمائیں گے یا نہیں چنانچہ بجیر بن زہیر بارگاہِ نبوی علیہ السلام میں حاضر ہوا اور اسلام کی سعادت سے مشرف ہوئے پھر انہوں نے کعب کو کہلا بھیجا کہ آؤ اور مسلمان ہو جاؤ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تمہارے گناہوں سے درگزر فرمائیں گے۔ پس یہ خبر ملتے ہی کعب بن زہیر بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی تعریف میں یہ قصیدہ پڑھا جس کا مطلع یہ ہے:

بانتْ سعادُ فقلبي اليومَ متبولُ ... متيَّمٌ إثرها لم يُفدَ مكبولُ

ترجمہ: میری محبوبہ سعاد مجھ سے دور ہو گئی، پس آج میرا دل بہت غمگین ہے اسیریٔ عشق کے بعد نہیں ہے فدیہ قیدی کا،

(اس کے بعد اس نے کہا)

إنَّ الرسولَ لسيفٌ يُستضاءُ بهِ ... مهنَّدٌ من سيوفِ اللهِ مسلولُ

---

[82] (جمع الوسائل في شرح الشمائل باب ما جاء في خلق رسول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، 34/1، المطبعة الشرفية مصر، 1318ھ)

[83] (الخصائص الكبرى، ذكر المعجزات والخصائص في خلقه الشريف صلى الله عليه وسلم، باب الآية في إبطه الشريف صلى الله عليه وسلم، 107/1، دار الكتب العلمية – بيروت)

(المعجم الأوسط للطبراني، باب الميم، من بقية من أول اسمه ميم، معاذ بن المثنى بن معاذ العنبري، 238/9، الحديث 8517، مكتبة المعارف، سنة النشر: 1405ھ/ 1985م)

[84] (الشمائل المحمدية معه المواهب اللدنية على الشمائل المحمدية، باب ماجاء فى خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم، ص72، اعتني به محمد عوامه)

[85] (الشمائل المحمدية معه المواهب اللدنية على الشمائل المحمدية، باب ماجاء فى خلق رسول الله صلى الله عليه وسلم، ص72، اعتني به محمد عوامه)

أُنبئتُ أنَّ رسول الله أوعدني ... والعفوُ عند رسول الله مأمولُ [86]

(یہاں تک کہ اس نے یہ اشعار کہے)

ترجمہ: تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کی ایسی تلوار ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تیز دھار والی وہ کاٹنے والی تلوار ہیں۔ مجھے ایسی خبر ملی ہے کہ اللہ کے رسول نے معافی کا مجھ سے وعدہ فرمایا اور اللہ کے رسول کا معاف فرمانا آپ کی خصلت کریمہ ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ سنو یہ کیا کہہ رہا ہے؟ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم اس کی نعت سے مسرور و خوشنود ہوئے اور اس کو بطورِ صلہ یا انعام اپنی چادر مبارک اُوڑھا دی۔ [87] (مدارج النبوۃ جلد 2 شرح بانت سعاد)

اِصْلاح: علامہ محمد بن عبد الباقی محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب بارگاہِ نبوی میں حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شعر پڑھا تو اس کا دوسرا مصرعہ اس طرح پڑھا تھا: مهنَّدٌ من سيوفِ الهندِ مسلولُ

تو خدا کے محبوب، دانائے غیوب نے اس مصرعہ کی اصلاح شروع کرتے ہوئے فرمایا؛ کعب! اس کو یوں پڑھو مهنَّدٌ من سيوفِ الله مسلولُ [88]

فائدہ وعقیدہ: اگر حضور ﷺ کی ذات نور نہ ہوتی تو جیسے آپ نے دوسرے مصرعہ کی اصلاح فرمائی اسی طرح یقیناً پہلے مصرعہ کی بھی اصلاح فرمادیتے، آپ کا پہلے مصرعہ کی اصلاح نہ فرمانا بیّن دلیل ہے کہ حضور اکرم ﷺ نور ہیں۔ کتب وہابیہ میں بھی یہ اشعار موجود ہیں۔

(ادلۃ المسائل صفحہ 216 نواب بھوپالی، المصطفیٰ از میر سیالکوٹی صفحہ 138، رحمۃ للعالمین صفحہ 473)

مزید فوائد:

(۱) حضور اکرم ﷺ کی نعت خوانی اور قصائد وغیرہ سنانا سنتِ صحابہ اور سننا سنتِ حضور ہے۔ جو اسے بدعت کہتے ہیں وہ خود بدعتی ہیں۔

---

[86] (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، تابع كتاب المغازي، هدم صنم طيء، 59/4، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

[87] (مدارج النبوّۃ فارسی، 397/2، مطبع نول کشور لکھنؤ)

[88] نوٹ: کچھ الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ یوں بھی یہ اشعار منقول ہیں۔

(إنَّ رَسُوْلَ اللهِ لَنَارٌ يُسْتَضَاءُ بِهَا ... وَإِنَّهُ لَسَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ الْهِنْدِ مَسْلُوْلُ)

ترجمہ: بیشک رسول اللہ ایک ایسی آگ ہیں جن سے روشنی لی جاتی ہے اور بیشک حضور ہند کی تلواروں میں سے ایک شمشیر برّاں ہیں۔

تو رسول اکرم نے ان کی یوں اصلاح فرمائی:

(وَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ لَنُوْرٌ يُستضاءُ بِهِ ... وَأَنَّهُ لَسَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ)

ترجمہ: اور بیشک رسول اللہ ایسے نور ہیں جن سے نور حاصل کیا جاتا ہے اور بیشک رسول اللہ، اللہ کی تلواروں میں سے ایک کھینچی ہوئی تلوار ہیں۔

(تقریری نِکات، ص 314، کرمانوالہ بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور۔ سنِ طباعت 2007ء)

(ہدایۃ السائل الیٰ ادلۃ المسائل، ص 217، مطبوعہ دہلی)

(رحمۃ اللعالمین (کامل ۳ حصص)، فصل پنجم، 723/3، دار الاشاعت اردو بازار کراچی، سن اشاعت 2001ء)

(۲)نعت سن کر اظہارِ مسرّت وخوشی سنتِ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم ہے جیسے آج کل نعت خوانی کے سامعین واہ واہ! سبحان اللہ! کہتے اور نعرہ تکبیر ونعرہ رسالت لگایا کرتے ہیں۔

(۳)نعت خواں کو انعامات سے نوازنا سنتِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسے آج کل نعت خوانی کے درمیان اور اس کے بعد (نعت خواں) کو روپے دیئے جاتے ہیں، پھول پہنائے جاتے ہیں۔

(۴)نعت خواں کی اصلاح سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

نوٹ: اصلاح اشعار کی ہو یا اس کے کردار کی۔ اسی لئے فقیر نعت خواں حضرات سے اپیل کرتا ہے کہ داڑھی مونڈنا یا چھوٹی داڑھی رکھنا سنت حضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے دشمنی ہے اور سنتِ حضور سے دشمنی پھر نعت خوانی؟

دنیاوی لالچ سے نعت خوانی کرنا بھی موجب سخت مذمت ہے مزید بحثیں فقیر نے "نعت خوانی کا ثبوت" اور رسالہ "نعت خوانی پر انعامِ نبوی" میں عرض کر دی ہیں۔

جملہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ: محدث قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "شفاء شریف" میں تحریر فرماتے ہیں:

أما الصورة وجمالها تناسب أعضائه في حسنها فقد جاءت الآثار الصحيحة والمشهورة الكثيرة بذلك من حديث علي وأنس بن مالك وأبي هريرة والبراء بن عازب وعائشة أم المؤمنين وابن أبي هالة وأبي جحيفة وجابر بن سمرة وأم معبد وابن عباس ومعرض بن معيقيب وأبي الطفيل والعداء بن خالد وخريم بن فاتك وحكيم بن حزام وغيرهم رضي الله تعالى عنهم .[89]

ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتِ مبارکہ اور اس کا حسن وجمال اور حسن وجمال کے لحاظ سے تناسبِ اعضاء شریف کے متعلق بہت سے آثار اور احادیث صحیحہ ومشہورہ آئی ہیں جو حضرت علی، انس بن مالک، ابوہریرہ، براء بن عازب، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ، ابن ابی ہالہ، ابو جحیفہ، جابر بن سمرہ، اُمّ معبد، ابنِ عبّاس، معرض بن معیقیب، ابو طفیل، عداء بن خالد، خریم ابن فاتک، حکیم بن حزام وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان فرمائی ہیں۔

اس کے بعد قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ نے جو احادیث شریفہ درج فرمائی ہیں ان میں یہ بھی ہیں۔

حضرت ابو الطفیل عامر بن واصلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ: کتاب الاستیعاب جلد 1 صفحہ 374 میں ہے کہ حضرت ابو طفیل عامر بن واصلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رئیس المفسرین عبد اللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی موجودگی میں یہ شعر پڑھا؛

---

[89]) الشفا بتعريف حقوق المصطفى. الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقاً وخلقاً وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنيوية فيه نسقاً. الفصل الثاني صفاته الخلقية صلى الله عليه وسلم. 146/1. دار الفيحاء – عمان. الطبعة: الثانية 1407 هـ)

إِنَّ النَّبِيَّ هُوَ النُّوْرُ الَّذِيْ كُشِطَتْ بِهٖ عَمَايَاتُ مَاضِيْنَا وَبَاقِيْنَا [90]

ترجمہ: بے شک یہ نبی ہی وہ نور ہیں جن کے سبب ہماری سب پہلی پچھلی (پہلے والی اور بعد والی) گمراہیاں دور کر دی گئیں۔

عبداللّٰہ بن مالک رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ: حضرت امام بخاری روایت نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْطَيْهِ. [91]

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلّم جب سجدہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ ہم کو آپ کی دونوں بغلوں مبارک سے سفیدی دیکھتے تھے۔ (بخاری شریف جلد 2 صفحہ 128)

اھلِ مدینہ کا طرزِ استقبال: جلیل القدر عظیم المرتبت محدّثین کرام علیہم الرحمۃ نے اپنی مستند کتب میں یہ روایت فرمائی ہے:

لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ جَعَلَ النِّسَآءُ وَالصِّبْيَانُ وَالْوَلَائِدُ يَقُلْنَ :

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ

وَجَبَ الشّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ [92]

ترجمہ: حضور ﷺ جب مدینہ منورہ میں ہجرت فرما کر جلوہ افروز ہوئے تو مدینہ منورہ کی عورتیں بچے اور لڑکیاں یہ اشعار پڑھتی تھیں کہ "ہم پر چودھویں رات کا مبارک چاند وداع کی گھاٹیوں سے ظاہر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت کا ہم پر شکر یہ ادا کرنا واجب ہے۔
(کتاب الوفاء لابن الجوزی جلد 1 صفحہ 252)

فائدہ: یہ روایت بارہ ربیع الاول کے جلوس کا ثبوت کا میں ہے تفصیل فقیر کے رسالہ "بارہ ربیع الاول کے جلوس کا ثبوت" میں ہے۔

---

90) (الإستيعاب في معرفة الأصحاب، باب حرف العين، عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، 431/4، مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية – مصر، الطبعة: الأولى، 1440 هـ 2019 م)

91) (صحيح البخارى، كتاب المناقب، باب صِفَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، 1307/3، الحديث 3371، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

92) (الوفا بِأَحوال المصطفیٰ، ابواب هجرته ﷺ، الباب العاشر فی ذکر فرح اهل المدينة بِقدومه، ص 254، مطبوعه دار الكتب العلمية، بيروت لبنان)

سیدنا عوف بن ابی حجیفه: امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا عوف بن ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں دوپہر کے وقت حاضر ہوا۔ آپ اس وقت خیمہ کے اندر تشریف فرما تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر نکلے انہوں نے اذان کہی پھر انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی مبارک نکالا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس پر ٹوٹ پڑے بعد ازیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر جا کر نیزہ لائے۔

وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ سَاقَيْهِ ۔ [93] (صحیح بخاری شریف)

شفا شریف میں ہے: إِذَا افْتَرَّ ضَاحِكًا افْتَرَّ عَنْ مِثْلِ سَنَا الْبَرْقِ وَعَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ ، إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ ثَنَايَاهُ ، [94]

(شفاء شریف جلد 1 صفحہ 39 مطبوعہ مصر)

ترجمہ: محبوبِ خدا جب مسکراتے تو آپ کے دندانِ مبارک بجلی اور برف کے اولوں کی طرح چمکتے دکھائی دیتے تھے آپ ﷺ جب کلام فرماتے تو آپ ﷺ کے دندانِ مبارک کے درمیان سے نور نکلتا دکھائی دیتا۔

اسی طرح حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا "اَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ" اپنی ذات کے متعلق ارشاد فرمایئے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ، وَبُشْرَى عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَرَأَتْ أُمِّي حِينَ حَمَلَتْ بِي أَنَّهُ خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ [95]

ترجمہ: میں اپنے باپ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا نتیجہ ہوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ میں وہ نور ہوں کہ جب میری والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ ان سے نور نکلا ہے کہ جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

(خصائص کبریٰ جلد 1 صفحہ 114، ابن کثیر صفحہ 36، البدایہ والنہایہ جلد 2 صفحہ 275)

فائدہ: "خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ" حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نور نکلا اس جملہ پر غور کرو کہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مکہ معظمہ سے شام کے محلات آنکھوں سے دیکھے۔ اس سے واضح ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ اتنا دور کا فاصلہ نور کی چمک سے ملاحظہ فرمایا اور نور بھی کسی خارجی شے کا نہیں بلکہ وہی بی بی

---

[93] (صحيح البخاري، كتاب المناقب، باب صِفَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم، 1307/3، الحديث 3373، دار ابن كثير، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے گویا میں (اب بھی) آپ ﷺ کی پنڈلیوں کی چمک و نورانیت کو دیکھ رہا ہوں۔ مدنی

[94] الشفا بتعريف حقوق المصطفى صلى الله عليه وسلم، الباب الثاني في تكميل الله تعالى له المحاسن خلقا وخلقا وقرانه جميع الفضائل الدينية والدنيوية فيه نسقا، الفصل الثاني صفاته الخلقية صلى الله عليه وسلم، 149/1، دار الفيحاء – عمان، الطبعة: الثانية 1407 هـ)

[95] (الخصائص الكبرى للسيوطي، باب ما ظهر في ليلة مولده صلى الله عليه وسلم من المعجزات والخصائص، 79/1، دار الكتب العلمية – بيروت)

(السيرة النبوية من البداية والنهاية لابن كثير، باب مولد رسول الله صلى الله عليه وسلم، 206/1، عيسى البابي الحلبي، القاهرة، عام النشر: 1395 هـ 1976 م)

(البداية والنهاية لابن كثير، ذكر رضاعه صلى الله عليه وسلم من حليمة بنت أبي ذؤيب السعدية وما ظهر عليه من البركة وآيات النبوة، 56/3، دار ابن كثير، دمشق – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1434 هـ 2013م)

صاحبہ سے عالم بالا سے، ان کے بطن میں تشریف لایا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا وجودِ مسعود، جسے ہم اہل سنت نور و بشر کے لباس سے تعبیر کرتے ہیں اور مخالفین اپنا جیسا عام بشر مانتے ہیں۔

نزولِ نور: یہ نور چمکتا ہوا منتقل ہوا۔ چنانچہ علامہ حافظ شمس الدین بن ناصر الدین الدمشقی علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

تنقل أحمد نورًا عظيما ... تلألأ في جباه الساجدينا [96]

ترجمہ: احمد مجتبیٰ ﷺ کا نورِ مبارک منتقل ہو کر سجدہ کرنے والوں کی پیشانیوں میں چمکتا ہوا آیا۔ (المقامات السندسیہ صفحہ 12، مسالک الحنفاء صفحہ 45، الدرج المنفیہ صفحہ 16)

علامہ شہرستانی علامہ ابو الفتح محمد بن عبد الکریم بن ابی بکر احمد الشہرستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں جس سے ان کا عقیدہ واضح ہوتا ہے۔ نورِ محمدی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت مبارک میں منتقل ہوا پھر وہ نور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں جلوہ فگن ہوا یہاں تک کہ وہ نور حضرت عبد المطلب تک پہونچا اور اسی نورِ مبارک کو ہاتھی نے سجدہ کیا۔

وَبِبَرْكَةِ ذَالِكَ النُّوْرِ دَفَعَ اللهُ تَعَالٰى شَرَّ أَبْرَهَةَ [97]

ترجمہ: اور اسی نورِ محمدی کی برکت سے اللہ تعالی نے ابرہہ کا شر دفع کر دیا۔

(کتاب الملل والنحل الشہرستانی صفحہ 238 جلد 2، مسالک الحنفا للسیوطی صفحہ 40، الدرج المنفیہ صفحہ 112، التعظیم والمنۃ صفحہ 55)

علامہ محمد بن علی الصبان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

وانتقال النور الذی کان فی وجه عبدالله والده الی وجهها [98]

---

[96] (مسالک الحنفافی والدی المصطفی، المسلک الثانی، ذکر أدلة المقدمة الأولی، ص 68، دار الامین القاهرة)

(شرح الزرقانی، باب المقصد الاول فی تشریف الله تعالی له علیه الصلاة والسلام، ذکر وفاته أمة وما یتعلق بأبویه صلی الله علیه وسلم، 329/1، دار الکتب العلمیة، بیروت – لبنان، الطبعة: الأولی، 1417 هـ 1996 م)

(الدرج المنیفة فی الاباء الشریفة، الدرجة الثالثة، ص 13، بمطبعة مجلس دائرة المعارف حیدرآباد دکن)

[97] (الملل والنحل، الباب الثالث: آراء العرب في الجاهلية، الفصل الثاني: المحصلة من العرب، 83/3، مؤسسة الحلبي)

(مسالک الحنفافی والدی المصطفی، المسلک الثانی، ذکر أدلة المقدمة الثانیة، ص 68، دار الامین القاهرة)

الدرج المنیفة متن میں مذکور عبارت غالباً مصنّف علیہ الرحمۃ نے بطور مفہوم ذکر کی ہے ہم اصل کتاب کے الفاظ نقل کر رہے ہیں: قال الشهرستانی ظهر نور النبیﷺ فی اساریر عبدالمطّلب بعض الظهور وببرکة ذالک النور الهم النذر فی ذبح ولده وببرکته قال لِابرهة ان لِهذا البیت رباً یحفظ

(الدرج المنیفة فی الاباء الشریفة، الدرجة الثالثة، ص 14، بمطبعة مجلس دائرة المعارف حیدرآباد دکن)

[98] (نور الابصار فی مناقب آل بیت النبی المختار وبهامشه، کتاب اسعاف الراغبین فی سیرة المصطفیٰ وفضائل اهل بیته الطاہرین، الباب الاول فی سیرةﷺ، ص 7، مکتبة ومطبعة الفجر الجدید بمنشیة ناصر الدراسه۔ القاهرة مصر)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ مبارک میں جو نورِ محمدی تھا وہ سیدتنا حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چہرۂ اقدس کی طرف منتقل ہو گیا۔ (اسعاف الراغبین علیٰ نور الابصار)

اور حضرت علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

قال الامام فخر الدین الرازی الحق أن محمداً صلی اللہ علیہ وسلم قبل الرسالة ماکان علی شرع نبی من الأنبیاء علیہم الصلاة والسلام۔ وھو المختار عند المحققین من الحنفیة ،لأنہ لم یکن أمة نبی قط لکنہ کان فی مقام النبوة قبل الرسالة ،وکان یعمل بماھو الحق الذی ظھر علیہ فی مقام نبوتہ بالوحی الخفی والکشوف الصادقة من شریعة ابراھیم علیہ الصلاة والسلام وغیرھا ،کذا نقلہ القونوی فی"شرح عمدة النسفی"

وفیہ دلالة علی أن نبوتہ لم تکن منحصرة فیما بعد الأربعین کما قال جماعة، بل اشارة الی أنہ من یوم ولادتہ متصف بنعت نبوتہ، بل یدل حدیث ''کنت نبیاً وآدم بین الروح والجسد'' علی أنہ متصف بوصف نبوة فی عالم الأرواح قبل خلق الأشباح ، وھذا وصف خاص لہ لاأنہ محمول علی خلقہ للنبوة واستعدادہ للرسالة کما یفھم من کلام الامام حجة الاسلام ،فانہ حینئذ لا یتمیز عن غیرہ حتی یصلح أن یکون ممدوحاً بھذا النعت بین الأنام۔ [99] (شرح الفقہ الاکبر)

ترجمہ: امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حق یہ ہے کہ حضور ﷺ نبوت کے اظہار سے پہلے کسی خاص نبی علیہ السلام کی شریعت پر نہ تھے۔ محققین کے نزدیک یہی حق ہے حنفیوں کا مذہب بھی یہی ہے اس لئے کہ آپ ﷺ کسی نبی کے امتی تو نہیں تھے بلکہ (تمام انبیاء علیہم السلام آپ کے امتی ہیں کیونکہ) آپ ﷺ اظہارِ نبوت سے پہلے ہی نبوت کی صفت سے موصوف تھے۔ اور آپ اس پر عمل فرماتے تھے جو آپ ﷺ پر بذریعہ وحیِ خفی ظاہر ہوتا یا سچّے کشفوں پر (پر عمل فرماتے تھے) جو کہ آپ ﷺ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت وغیرہ میں سے ظاہر ہوتے۔ ایسے ہی قونوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے "**شرح عمدة النسفی**" میں بیان فرمایا۔

یہ دلیل ہے اس کی کہ آپ ﷺ کی نبوت چالیس سال کی عمر کے بعد کی نہیں جیسا کہ ایک جماعت نے کہا بلکہ آپ ﷺ تو بوقتِ ولادت نبوت کی صفت سے موصوف تھے، بلکہ حدیثِ مبارکہ "**کنت نبیاً وآدم بین الرّوح والجسد**" (میں اس وقت بھی نبی تھا جس وقت حضرت آدم علیہ السلام روح اور بدن کے درمیان تھے) سے تو یہ ثابت ہو رہاہے کہ آپ ﷺ تمام اشیاء کی تخلیق سے پہلے عالم ارواح میں نبوت سے موصوف تھے اور نبوت آپ ﷺ کا وصفِ خاص ہے۔ اور یہ جو حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام سے سمجھا جاتا ہے کہ آپ کو نبوّت کے لیے پیدا کیا گیا تھا اور آپ میں رسول بننے کی صلاحیّت تھی (اس لیے آپ نبی ہوئے) تو اس مذکورہ بات کا حقیقت سے کچھ تعلّق نہیں ہے کیونکہ اس طرح آپ ﷺ دیگر (انبیاء سے) ممتاز نہیں رہیں گے جبکہ آپ کی اس وصف کی وجہ سے لوگوں میں تعریف کی جاتی ہے۔

---

[99] (منح الروض الازھر فی شرح الفقہ الاکبر ،باب اثبات نبوة محمد ﷺ ،ص179 ،دار البشائر الاسلامیة بیروت۔ (ایضاً ص 59، مکتبہ حقانیہ ٹی۔ بی ہسپتال روڈ ملتان)

علامہ حلبی نے فرمایا کہ

فلما خلق الله آدم عليه الصلاة والسلام جعل ذلك النور في ظهره: أي فهو حالة كونه نورا سابق على قريش حالة كونها نورا، بل سيأتي ما يدل على أن نوره صلى الله عليه وسلم سابق على سائر المخلوقات، بل وتلك المخلوقات خلقت من ذلك النور آدم وذريته۔ [100]

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو وہی نور ان کی پشت میں رکھا۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلّم نور تھے ابھی قریش کا وجود نہ تھا بلکہ (دلائل سے ثابت ہے اور وہ) آگے ذکر کیے جائیں گے کہ آپ ﷺ کا نور تمام مخلوق سے پہلے ہے بلکہ حقیقت یہ ہے تمام مخلوق یہاں تک کہ حضرت آدم علیہ السلام اور آپ کی اولاد حضور ﷺ کے اسی نور سے پیدا ہوئی۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد 1 صفحہ 29)

اور امام یوسف نبھانی نے فرمایا کہ

وانه ﷺ هو النور المحيط بالعرش والكرسي واللوح والقلم والسماء والارض والجنة والنار جميع العالم۔ [101]

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ ایسے نور ہیں جو عرش و کرسی، لوح و قلم، زمین و آسمان، جنّت و دوزخ بلکہ سب جہانوں کو گھیرے ہوئے ہیں۔ نوٹ: اسی نور کے احاطہ کی وجہ سے ہی ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے حاضر و ناظر کے قائل ہیں۔ اس کی تفصیل فقیر کی کتاب "دلوں کا چین" میں ہے۔ (جواہر البحار جلد 3 صفحہ 102)

اسی نور کا عالم دنیا میں تشریف لانا سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کے واسطہ سے ہوا کہ وہی نورِ اقدس سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ گر ہوا چنانچہ تفصیل "سیرتِ حلبیہ" میں ہے۔ وہی نور پشت بہ پشت منتقل ہو کر حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مبارک سے شب سوموار ربیع الاول کی صبح کو عرب میں ظہور پذیر ہوا۔

بشری حجاب: بشریتِ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا کوئی مسلمان بھی منکر نہیں دیوبندیوں وہابیوں کا اہل سنت پر بہتان ہے کہ یہ بشریتِ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے قائل نہیں ہاں ہم بشریتِ ظلمانیہ (تاریک بشریت) کے قائل نہیں بلکہ آپ ﷺ کی بشریت نوری و لباس و عارضی ہے اور بے عیب اور صاف و شفاف ہے اسی لئے ہم کہتے ہیں آپ ﷺ بے مثل بشر ہیں۔ کسی نے خوب فرمایا ہے:

محمد بشر لا كالبشر بل هو ياقوت بين الحجر [102]

ترجمہ: محمد ﷺ بشر ہیں لیکن عام بشر کی طرح نہیں جیسے یاقوت پتھر ہے لیکن عام پتھروں کی طرح نہیں۔

اقوال العلماء

---

[100] (السيرة الحلبية = إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون، باب: نسبه الشريف صلى الله عليه وسلم، 47/1، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الثانية 1427هـ)

[101] جواهر البحار في فضائل النبي المختار صلى الله عليه وسلم، وهذا أول الثلث الثالث من المولد الشريف، 374/3، دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، 2010م)

[102] الطبقات الكبرى للشعراني لوافع الأنوار في طبقات الأخيار، ومنهم سيدى الشيخ محمد أبو المواهب الشاذلى، ، 387/2، دار الكتب العلمية – 2018م)

حضرت علامہ نبھانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

(قیل انّہ ﷺ نورٌ محضٌ و لیس لِلنُّور ظلٌّ وفیہ اشارۃ الیٰ انّہ افنیٰ الوجود الکونیّ الظِّلِّیَّ وھو نورٌ متجسّد فی صورۃِ البشر۔ قیل کذلک الملک اذا تجسّد بصورۃِ الانسان لایکون لہ ظِلٌّ۔ [103] (جواہر البحار جلد4 صفحہ 182)

ترجمہ: بے شک نبی ﷺ خالص نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ اس میں اشارہ ہے کہ آپ نے وجود ظلی کو ختم کر دیا اور یہ وہی نور ہے جو صورتِ بشر میں مجسّم ہو کے جلوہ گر ہوا ہے۔ کہا گیا ہے یونہی ملک (فرشتہ) کا معاملہ ہے کہ جب وہ صورتِ انسان میں متمثّل ہو کر (مثالی جسم اپنا کر) آتا ہے تو اس کا بھی سایہ نہیں ہوتا۔

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شفاء شریف میں لکھتے ہیں:

فأَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ مَخْلُوقًا مِنْ جِنْسِهِمْ فِي الصُّورَةِ، أَلْبَسَهُ مِنْ نَعْتِهِ الرَّأْفَةَ وَالرَّحْمَةَ۔ [104]

ترجمہ: لوگوں اور اپنے مابین ان کی جنس سے آپ ﷺ کو صورتِ بشر میں پیدا فرمایا اور آپ ﷺ کو صفتِ رافت ورحمت [105] سے نوازا۔

فائدہ: ثابت ہوا کہ بے عیب بشریت حضور ﷺ کا لباس ہے اور لباس ایک پردہ ہے اور قاعدہ ہے کہ پردہ اور ہوتا ہے اور ملبوس اور۔ واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی بشریت آپ ﷺ کا لباس ہے نہ کہ حقیقت۔

حضرت سیدنا ابو العباس تجانی فرماتے ہیں کہ

وقد کان رسول اللہ ﷺ قبل النبوۃ من حین خروجہ من بطن امیہ لم یزل من اکابر العارفین ولم یطرأ علیہ حجاب البشریۃ الحائل بینہ وبین مطالعۃ الحضرۃ الالھیۃ القدسیۃ۔ [106]

ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ اعلانِ نبوّت سے پہلے اپنی والدہ کے شکم سے ظہور کے وقت سے ہی اکابر عارفین میں سے تھے اور آپ ﷺ پر ایسا حجابِ بشری طاری نہیں ہوا جو آپ کے اور تجلّیاتِ الٰہیہ قدسیہ کے درمیان حائل ہوتا۔ (جواہر البحار جلد 3 صفحہ 52)

امام المحققین سند المحدثین عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بشریت حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا پردہ ہے۔ اصل عبارتِ مدارج ہم نے "الاکسیر فی امتناع النظیر" میں لکھ دی ہے۔

حضرت علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

---

[103] (جواھر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم، من جواہر العارف باللہ الشیخ علی ددہ ایفانی، 221/4، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، 2010م)

[104] الشفا بتعريف حقوق المصطفى، الباب الأول في ثناء الله تعالى عليه وإظهاره عظيم قدره لديه، الفصل الأول فيما جاء من ذلك مجيء المدح والثناء وتعداد المحاسن، 55/1، دار الفيحاء – عمان، الطبعة: الثانية 1407 هـ)

[105] رحمت ومہربانی کی شدّت والی صفت

[106] (جواھر البحار فی فضائل النبی المختار صلی اللہ علیہ وسلم، ومنھم الامام الکبیر العارف الشھیر القطب سید ی السید الشریف ابو العباس التجانی الفاسی العلیۃ التجانیۃ من اھل القرن الثالث عشر، 68/3، دار الکتب العلمیۃ، بیروت لبنان، 2010م)

وانما ستر حسن الهيبة والوقار لتستطيع رؤيته الابصار ومع ذلک فقد قال سیدنا حسان رضی الله تعالیٰ عنه لما نظرت الی انوار ﷺ وضعت کفی علی عینی خوفا من ذهاب بصری۔ (107)

ترجمہ: اور بے شک آپ ﷺ کا حسن ہیبت و وقار سے پوشیدہ رکھا گیا تاکہ دیکھنے کے لئے آنکھوں کی طاقت ہو اس کے باوجود بھی حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میں نے حضور ﷺ کے انوار کی طرف دیکھا تو اپنی آنکھوں پر ہتھیلی رکھ دی اس خوف سے کہیں میری بینائی نہ چلی جائے۔

(جواہر البحار جلد 1 صفحہ 347)

شیخ عبد الکریم الحلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

فان بشریته ﷺ معدومة لا اثر لها بخلاف غیره من الانبیاء والاولیاء فانهم وان زالت عنهم البشریة فانما زوالها عبارة عن انستارها کما تنستر النجوم عند ظهور الشمس فانها وان کانت مفقودة العین فهی موجودة الحکم حقیقة وبشریتهٗ ﷺ مفقودة (108)

ترجمہ: بے شک حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی بشریت (ان معنوں میں) معدوم ہے کہ اس کا کوئی اثر باقی نہ رہا بخلاف دیگر انبیاء واولیاء کے کہ اگر ان سے بشریت زائل ہوتی بجزایں نیست (109) کہ اس کا زوال عبارت ہے پوشیدہ ہونے سے، جیسے ستارے سورج کے ظہور کے وقت چھپ جاتے ہیں کیونکہ انکی بشریت اگرچہ نظر نہ بھی آتی مگر حقیقت کا اعتبار کرتے ہوئے بشریت کا حکم دیا جاتا جبکہ آپ ﷺ کی بشریت ہی مفقود تھی۔ (جواہر البحار جلد 1 صفحہ 45)

ابن عماد الدین دبیر کاشانی خلد آبادی فرماتے ہیں اور وہ ۷۳۲ ھجری میں خواجہ برہان الدین کے مرید ہوئے،

فرمان شد آن نوررا بهفتاد هزار حجاب میوشند تا روشنائی ماه و آفتاب ناپدید نشود (110) (شمائل الاتقیاء صفحہ 442)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمان ہوا کہ حضور ﷺ کے نور کو ستر ہزار پردوں میں چھپائیں تاکہ چاند اور سورج کی روشنی چھپ نہ جائے۔

حضرت الشیخ مولانا فخر جہاں یعنی پیرو مرشد خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف نے فرمایا:

با پرده ها چون آمدی، شور قیامت شد عیان، بی‌پرده گر آیی برون، سوزد همه کون و مکان

ترجمہ: حضور ﷺ کئی پردوں کے ساتھ جب تشریف لائیں گے تو قیامت میں شور بپا ہو گا، اگر بے پردہ آپ باہر آجائیں تو تمام کون و مکاں جل جائیں۔

---

107) (جواهر البحار فی فضائل النبی المختار صلی الله علیه وسلم ،ومنهم العارف بالله سیدی السید عبدالرحمن العیدروس، باب اشرف الصورة الجسمانیة ،450/2، دار الکتب العلمیة، بیروت لبنان، 2010م)

108) (جواهر البحار فی فضائل النبی المختار صلی الله علیه وسلم ،ومنهم العارف بالله سیدی السید عبدالرحمن العیدروس، باب اشرف الصورة الجسمانیة ،451/2، دار الکتب العلمیة، بیروت لبنان، 2010م)

109) سوائے اس کے اور کچھ نہیں۔

110) (شمائل الاتقیاء از شیخ رکن الدین، قسم سیوم ،بیان چهارم ، ص442، اشرف پریس، حویلي قدیم ، دکن)

علامہ عارف الغوث المعظم عبد العزیز دباغ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عقیدہ: آپ فرماتے ہیں:

واعلم أن أنوار المکونات کلھا من عرش وفرش وسموات وأرضین وجنات وحجب وما فوقھا وما تحتھا اذا جمعت کلھا وجدت بعضاً من نور النبی ﷺ وأن مجموع نورہ ﷺ لو وضع علی العرش لذاب ،ولو وضع علی الحجب السبعین التی فوق العرش لتھافتت ،ولو جمعت المخلوقات کلھا ووضع علیھا ذلک النور العظیم لتھافتت وتساقطت۔ [111]

ترجمہ: جان لے کہ کائنات کے کُل انوار عرش وفرش اور آسمان اور زمین اور بہشتوں اور ان کے اوپر اور نیچے سے، ان سب کے انوار جب تو جمع کرے تو ان سب انوار کو نورِ نبی سے بعض ایک حصہ پائیگا اور اگر حضور کا سارا نور عرش پر رکھا جائے تو عرش پگھل جائے گا اور اگر عرش کے اوپر والے ستر حجابوں پر رکھا جائے گا تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر باریک باریک اُڑنے لگیں گے اور اگر تمام مخلوق کو جمع کر کے اس پر یہ نور عظیم رکھا جائے تو وہ تمام مخلوق ریزہ ریزہ ہو کر گر جائے گی۔

(کتاب الابریز صفحہ 253، جواہر البحار جلد 2 صفحہ 285)

قصۂ قرآن سے استدلال: تفسیر روح البیان پارہ نمبر 7 میں ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو کر واپس ہوئے تو کسی کے لیے ممکن نہ تھا کہ جلووں کے پَرتو کی وجہ سے ان سے گفتگو کر سکے اس لئے تادمِ واپسیں آپ حجاب میں محجوب رہے۔

مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زوجہ مکرّمہ نے موسیٰ علیہ السلام سے عرض کی آپ سے میں بیوہ تو نہیں ہو چکی؟ کہ جب سے آپ اللہ تعالیٰ کی ہمکلامی سے مشرّف ہوئے اس وقت سے میں آپ کے چہرہ کی زیارت سے بھی محروم ہوں جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی زوجہ محترمہ کے لئے چہرے سے نقاب ہٹایا تو انہیں موسیٰ علیہ السلام کا رُخِ انور سورج کی طرح چمکتا ہوا محسوس ہوا یہاں تک کہ بی بی کو تھوڑی دیر کے لئے موسیٰ علیہ السلام کے چہرے سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھنا پڑا جیسا کہ عموماً سورج کو دیکھنے سے چہرے پر ہاتھ رکھا جاتا ہے۔

تبصرہ اُویسی: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بے پردہ اور بلاواسطہ نہیں بواسطۂ جبل (پہاڑ کے ذریعے سے) جلوۂ ذات کا نہیں بلکہ صفت کا، وہ بھی صفتِ ربوبیت جو عالَم انسانی کو قریب ہے اور وہ بھی کُل نہیں صرف سوئی کے ناکہ کے برابر اور وہ زیادہ دیر نہیں صرف آنِ واحد تک اور ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کو بلا حجاب اور بلاواسطہ عینِ ذات کا دیدار وہ بھی لامکان اور آن واحد نہیں، غیر معلوم مدت تک لیکن موسیٰ علیہ السلام پر جلوہ کا اثر وہی جو اوپر مذکور ہوا اور یہاں واپسی پر کوئی پردہ نہیں دیکھ کر کوئی بے ہوش نہیں ہوتا تو پھر ہم کیوں نہ کہیں یہی بشریت حجاب اور چولہ ہے۔

حدیث ابن البزار کی شرح میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ

اَلْجُمْلَۃُ الشَّرْطِیَّۃُ خَبَرٌ ثَانٍ لِکَانَ وَالتَّقْیِیدُ بِہٖ لِظُھُورِ النُّورِ الْحِسِّیِّ وَالْمَعْنَوِیِّ حِینَئِذٍ۔ [112]

---

111) (الابریز من کلام سیدی عبد العزیز الدباغ ،الباب السابع فی تفسیرہ رضی اللہ عنہ لبعض ماأشکل علینا من کلام الأشیاخ رضی اللہ عنہم ، ص387، دار الکتب العلمیۃ بیروت)

112) (جمع الوسائل فی شرح الشمائل، خطبۃ الکتاب، باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلم ، 55/1، المطبعۃ الشرفیۃ مصر ، 1318ھ)

ترجمہ: جملہ شرطیہ لفظِ "کَانَ" کی دوسری خبر ہے اور اسے مقید کرنے میں اشارہ ہے کہ آپ حسّی نور بھی ہیں اور نورِ معنوی بھی۔

(جمع الوسائل جلد 1 صفحہ 55)

اور اسی حدیث کی شرح میں امام خفاجی نے فرمایا: روی ابن کثیر النور من ثنتیه وهی الا ظهر و لذا قیل الکاف زائده [113]

ترجمہ: ابن کثیر نے روایت کیا ہے کہ نور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے دندانِ مبارک سے ظاہر تر ہے اسی لئے کہا گیا ہے کہ حدیث میں کاف زائدہ ہے۔

(نسیم الریاض جلد 1 صفحہ 355)

حضرت امام شیخ محدّث عبد الرؤف مناوی نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا وہ نور حسی تھا (جو نظر آتا تھا) اور جو شخص اس طرف گیا کہ وہ معنوی تھا۔

عبارت یوں ہے:

فذلک النور حسی ومن صار الی انه معنوی وزعم ان المراد الفاظه علی طریق التشبیه وانه أشار بذلک الی انه لا یقول الا حقا أوالی القرآن أوالسنة فقد وهم وما فهم قوله "ر ی ء" [114]

ترجمہ: اور جو شخص اس طرف گیا کہ وہ معنوی تھا اور یہ گمان کیا کہ بر طریق تشبیہ مراد حضور کے الفاظ ہیں اور راوی نے اس سے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ حضور حق ہی بولتے ہیں یا قرآن یا سنت کی طرف اشارہ کیا ایسے شخص نے وہم کیا اور عباس کے قول "ری ء" کو ئی نہیں سمجھا۔

(شرح الشمائل لمناوی علی ہامش جمع الوسائل جلد 1 صفحہ 55،56)

نیز اسی حدیث کی شرح میں امام مناوی نے فرمایا:

کانت ذاته الشریفة کلها نورا ظاهرا وباطنا حتی أنه کان یمنح لمن استحقه من أصحابه. [115]

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ پاک سراپا نور تھی ظاہراً بھی باطناً بھی یہاں تک کہ آپ ﷺ ظاہری نور بھی صحابہ میں سے جسے چاہتے عطا فرماتے۔

فائدہ: اس کے بعد حضرت طفیل دوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قصہ دعویٰ کی دلیل میں لکھا جسے فقیر نے رسالہ "نبی نور گر" میں تفصیل سے لکھ دیا ہے۔

حضرت علامہ صاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: وسمي نوراً لأنه ینور البصائر ویهدیها للرشاد، ولأنه أصل کل نور حسي ومعنوي. [116]

---

113) (نسیم الریاض فی شرح قاضی عیاض، الفصل الثانی صفاته الخلقیة صلی الله علیه وسلم، 335/1، بالمطبعة الازهریة المصریة)

114) (جمع الوسائل فی شرح الشمائل وبهامشه شرح الامام المحدث الشیخ عبدالرؤف المناوی المصری، باب ماجاء فی خلق رسول الله صلی الله علیه وسلم، 55/1، طبع علی نفقة مصطفی البابی الحلبی وأخویه مصر)

115) (الشمائل الشریفة - مستل من فیض القدیر للمناوي، باب کان وهي الشمائل الشریفة، ص29، دار العلم، جدة–السعودیة، الطبعة: الأولی، 1412 هـ 1991م)

116) (حاشیة الصاوي علی تفسیر الجلالین، المائدة:15، قوله ویعفوا عن کثیر، 362/1، دار الفکر بیروت لبنان، 2011م)

ترجمہ: حضور ﷺ کا نام (اس آیت میں) نور رکھا گیا اس لئے حضور عقول کو روشن کرتے ہیں اور ان کو رُشد کے لئے ہدایت کرتے اور اس لیے بھی کہ آپ تمام حسّی و معنوی نوروں کی اصل ہیں۔ (صاوی جلد 1 صفحہ 239)

حضرت علامہ فاسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ونورہ ﷺ الحسی والمعنوی ظاھر واضح لامع الابصار والبصائر [117]

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا نور حسی و معنوی ظاہر روشن، آنکھوں سے دیکھا جاتا اور بصیرۃ والوں کو توخوب محسوس ہوتا تھا۔

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات، صفحہ ۱۸۵)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

وأي مانع من أن يجعل النعتان للرسول صلى الله تعالى عليه وسلم فإنه نور عظيم لكمال ظهوره بين الأنوار وكتاب مبين حيث إنه جامع لجميع الاسرار ومظهر للأحكام والأحوال والأخبار [118] (شرح شفاء، جلد 1، صفحہ 114)

ترجمہ: کون سا مانع ہے کہ دونوں صفتیں نور و کتاب حضور ﷺ کے لئے ہوں؟ (یہ دونوں صفات آپ کی ہو سکتی ہیں) اس لئے کہ آپ عظیم نور تھے اپنے کمالِ ظہور کی وجہ سے تمام انوار میں ظاہر اور کتاب مبیں بھی اس اعتبار سے کہ آپ جمیع اسرار کے جامع اور جمیع احکام واحوال واخبار کے مُظْہِر (ظاہر کرنے والا) تھے۔

تلک عشرہ کاملہ: حضور اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب حضور میرے رحم میں آئے مجھے حمل کا کچھ بھی بوجھ محسوس نہ ہوا، انبیاءِ کرام و رسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام میری ملاقات کے لئے تشریف لاتے تھے جس وقت آپ رحم مادر میں جلوہ گر ہوئے۔

(ا) فرت وحوش المشرق إلى وحوش المغرب (و امّا في الخصائص الكبرى؛ ومرت وحش المشرق إلى وحش المغرب) بالبشارات. وكذلك أهل البحار يبشر بعضهم بعضاً۔ [119] (مواہب الدنیہ، خصائص کبریٰ، تاریخ الخمیس)

ترجمہ: مغرب کے جانور مشرق کی طرف دوڑے خوشخبری دینے کے لیے اور اسی طرح سمندر کے جانور بھی ایک دوسرے کی جانب دوڑتے اور ایک دوسرے کو خوشخبری دے رہے تھے۔ کہ ﴿قَدْ جَآءَكُم مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِينٌ﴾

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

یعنی اللہ کی طرف سے تمہارے پاس نور آ گیا پیغمبر آخر الزمان، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین ﷺ تشریف فرما ہو گئے۔

---

[117] (مطالع المسرات بجلاء دلائل الخيرات. فصل في كيفية الصلاة علي النبي صلي الله عليه وسلم. ص413. دار الكتب العلمية بيروت لبنان. 2005م)

[118] شرح الشفا. الباب الأول في ثناء الله تعالى عليه عليه السلام. الفصل الأول فيما جاء من ذلك مجيء المدح والثناء. 51/1. دار الكتب العلمية. بيروت–لبنان. الطبعة: الأولى. 1421 هـ 2001م)

[119] (المواهب اللدنية بالمنح المحمدية. الجزء الاوّل. المقصد الأول. باب آيات حمله صلى الله عليه وسلم. 74/1. المكتبة التوفيقية. القاهرة مصر)

(الخصائص الكبرى للسيوطي. باب ما ظهر في ليلة مولده صلى الله عليه وسلم من المعجزات والخصائص. 81/1. دار الكتب العلمية–بيروت)

(2)وكانت قريش في جدب شديد، وضيق عظيم، فاخضرت الأرض وحملت الأشجار، وأتاهم الرفد من كل جانب، فسميت تلك السنة التي حمل فيها برسول الله صلى الله عليه وسلم سنة الفتح والابتهاج.[120]

ترجمہ: ان دنوں قریش سخت خشک سالی(قحط)اور بڑی تنگی میں تھے حضور کے رحم مادر میں جلوہ گر ہونے کی برکت سے ہر طرف زمین سر سبز ہو گئی اور درختوں میں پھل لگ گئے(اور قحط دور ہوا)، اور ہر طرف سے انھیں کثیر بھلائیاں ملنے لگیں(خوشحالی آگئی)اور اس سال کا نام بھی خوشحالی اور مسرت کا سال ہو گیا۔(زرقانی علی المواہب)

(3)وكان قد أذن الله تلك السنة لنساء الدنيا أن يحملن ذكورا كرامة لمحمد صلى الله عليه وسلم۔[121](خصائص کبریٰ، تاریخ الخمیس)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی کرامت و عزّت کے اِظہار کرنے میں اس سال دنیا کی عورتوں کو حکم صادر فرمایا کہ اس سال حاملہ ہونے والی سب عورتوں میں نر بچے(بیٹے)ہوں۔

قالت آمنة: وأتاني آت أي من الملائكة وأنا بين النائمة واليقظانة، وفي رواية بين النائم: أي الشخص النائم واليقظان، فقال: هل شعرت بأنك قد حملت بسيد هذه الأمة ونبيها؟ أي وفي رواية بسيد الأنام: أي اعلمي ذلك، وأمهلني حتى دنت ولادتي أتاني فقال قولي أي إذا ولدتيه: أعيذه بالواحد من شر كل حاسد.[122]

ترجمہ: حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں؛ میں نیند اور بیداری کے درمیان تھی کہ ایک فرشتہ نے میرے پاس آکر کہا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص نیند اور بیداری کے درمیان تھا(اس نے کہا) کہ: کیا تجھے معلوم ہوا کہ تو اس امت کے سردار اور نبی کو اپنے پیٹ میں لئے ہوئے ہے؟ ایک روایت میں ہے کہ سب لوگوں کے سردار۔ یعنی اس نے مجھے یہ بتایا پھر میں اسی حالت پر رہی یہاں تک کہ جب وضعِ حمل کا وقت قریب آیا تو(وہی فرشتہ آیا اور) مجھ سے کہا: جب اس نبی ﷺ کی دنیا میں جلوہ گری ہو جائے تو آپ کہیے گا"میں اسے ہر حاسد کے شر سے بچانے کے واسطے اللہ واحد حقیقی کی پناہ میں دیتی ہوں۔

حضور اکرم ﷺ کے حمل میں تشریف لانے کے بعد آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پتھروں پر سے گزریں تو آپ کے قدموں کے نیچے پتھر نرم ہو جاتے اور جب وہ کنویں پر پانی لینے جاتیں تو کنویں کا پانی خود بخود کنویں کے منہ(کناروں)تک آجاتا اور اُبل کر(اوپر آکر) آپ کے قدموں کے نیچے بہنے لگتا اور نورانی بادل حضرت آمنہ کے سر پر سایہ کئے رہتا۔[123](اخبار الدول وأثار الاول)

---

120) (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، المقصد الأول في تشريف الله تعالى له عليه الصلاة والسلام باب ذكر تزوج عبد الله آمنة، 248/5، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417هـ1996م)

121) الخصائص الكبرى، باب ما ظهر في ليلة مولده صلى الله عليه وسلم من المعجزات والخصائص،،80/1، دار الكتب العلمية – بيروت)

122) (السيرة الحلبية=إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون ، باب: بدء الوحي له صلى الله عليه وسلم ، 360/1، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الثانية 1427هـ)

123) اخبار الدول وآثار الاول فى التاريخ، الباب الاوّل فى ذكر الانبياء والمرسلين عليهم الصلوٰة والسلام ، الفصل الاربعون فى ذكر محمد عليه الصّلوٰة والتسليم وهو آخر الانبياء والمرسلين ، 176/1، دار الكتب العلمية بيروت لبنان، 2021م)

حضرت ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت آمنہ بنت وھب رضی اللہ عنہا نے خواب میں دیکھا کہ آپ کو کہا گیا کہ تیرے رحم میں خیرُ البریّہ (مخلوقات میں سب سے بہتر) اور سیّدُ العالمین ہیں (اس کی نشانی یہ ہے کہ وقت ولادت ایسا نور نکلے گا کہ اس کی روشنی ملک شام کے بصرہ شہر کے محلات کو روشن کر دے گی)[124] جب یہ پیدا ہوں تو ان کا نام محمد و احمد رکھنا۔[125] (دلائل النبوت)

حضور اکرم ﷺ اپنی والدہ کے شکم مبارک میں پورے نو ماہ رہے اس دوران حضرت آمنہ کو نہ کوئی درد لاحق ہوا اور نہ کوئی ایسا عارضہ لاحق ہوا جو عموماً حاملہ عورتوں کو عوارضات لاحق ہوا کرتے ہیں اور نہ ہی پیٹ بڑھا۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے میری والدہ نے بتایا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے ولادت کے موقعہ پر حضرت آمنہ کے پاس خدمت کے لئے موجود تھیں، جس رات حضور کی ولادت ہوئی فرماتی ہیں کہ میں گھر کی جس چیز کی طرف دیکھتی تھی مجھے نور ہی نور دکھائی دیتا تھا ، میں نے دیکھا کہ ستارے جھکتے اور قریب ہو رہے ہیں (یہ ستارے ملائکہ کے انوار تھے جو حجرہ مبارکہ کو زمین سے آسمان تک گھیرے ہوئے تھے) گویا کہ وہ مجھ پر گر پڑیں گے میں نے کعبہ کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا ہے۔[126] (بیہقی، مواہب اللدنیہ، خصائص کبریٰ)۔

حضرت آمنہ فرماتی ہیں جب حضور میرے شکم سے باہر آئے آپ کے ساتھ ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ اس سے مشرق و مغرب کی ہر چیز روشن ہو گئی۔[127] (خصائص کبریٰ)

اور میں نے دیکھا کہ حضور نے تولد ہوتے ہی سجدہ فرمایا آپ ہاتھ کی انگلی مبارک اُٹھائے فصیح زبان سے کہہ رہے تھے "لا الٰہ الا اللّٰہ انی رسول اللّٰہ" اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں بلاشبہ میں اللہ کا رسول ہوں۔[128] (شواہد النبوت)

---

124) بریکٹ میں موجود الفاظ دوسری روایت کے ہیں جو کہ الخصائص الکبری میں خالد بن معدان سے ہے۔، مدنی

125) (عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَتْ آمِنَةُ بِنْتُ وَهْبٍ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَامِهَا، فَقِيلَ لَهَا: إِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَيْرِ الْبَرِيَّةِ وَسَيِّدِ الْعَالَمِينَ، فَإِذَا وَلَدْتِيهِ فَسَمِّيهِ أَحْمَدَ وَمُحَمَّدًا)۔

(دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني، الفصل التاسع في ذكر حمل أمه ووضعها وما شاهدت من الآيات، والأعلام على نبوته صلى الله عليه وسلم، ص136، الحديث78، دار النفائس، بيروت((الطبعة: الثانية، ١٤٠٦ هـ ١٩٨٦م)

126) دلائل النبوة للبيهقي ،جماع أبواب مولد النبي صلى الله عليه وسلم ،باب تزوج عبد الله بن عبد المطلب أبي النبي صلى الله عليه وسلم بآمنة بنت وهب ، 103/1، دار الكتب العلمية، سنة النشر: 1408هـ 1988م)

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية ، المقصد الأول، آيات ولادته صلى الله عليه وسلم ، 77/1، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

(الخصائص الكبرى، باب ما ظهر في ليلة مولده صلى الله عليه وسلم من المعجزات والخصائص، 78/1، دار الكتب العلمية –بيروت)

نوٹ: مذکورہ روایت کے آخری الفاظ (میں نے کعبہ کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا) مندرجہ بالا کتب سے نہیں مل سکے۔

127) (الخصائص الكبرى، باب ما ظهر في ليلة مولده صلى الله عليه وسلم من المعجزات والخصائص، 79/1، دار الكتب العلمية –بيروت)

128) (شواہد النبوّة فارسی، رکن ثانی، در بیاں آنچہ از مولد تا بعثت ظاہر شدہ است، ص 26)

(شواہد النبوۃ (مترجم)، رکن دوم، کعبے میں بت سرنگوں ہو گئے، ص57، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور)

نیز فرماتی ہیں پھر میں نے دیکھا کہ ایک سفید بادل(آسمان سے) آیا جس میں گھوڑوں کے ہنہنانے، پرندوں کے پھڑ پھڑانے کی آوازاور لوگوں کی گفتگو میں نے سنی حتیٰ کہ اس بادل نے حضورصلی اللہ علیہ وسلّم کو ڈھانپ لیااور مجھ سے اوجھل کر دیا پھر میں نے منادی(ندا کرنے والا) کی آواز سنی وہ کہہ رہا تھا ان کو(حضور ﷺ) کو زمین کے مشارق و مغارب کی سیر کراؤ تا کہ سب جن وانس، ملاء کہ، چرند و پرند اس کے نام، اس کی شان اور اس کی صورت جان پہچان لیں اور اسے ایک خُلقِ آدم، معرفتِ شیث، شجاعتِ نوح، خلّتِ ابراہیم، لسانِ اسماعیل، رضائے اسحاق، فصاحتِ صالح، حکمتِ لوط، بشارتِ یعقوب، شدتِ موسیٰ، صبر ایوب، طاعتِ یونس، جہادِ یوشع، صوتِ داؤد، حبّ دانیال، وقارِ الیاس، عصمتِ یحییٰ، زھدِ عیسیٰ علیہم الصّلوٰۃ والسّلام عطا کر دو اور تمام انبیاء کے جملہ اخلاق سے مزیّن کر دو(یہاں تک آپ نے بیان کرتے ہوئے آخری کلمات یہ ارشاد فرمائے کہ) پھر حضور جو میری نظر سے پوشیدہ ہو گئے تھے ظاہر ہو گئے تو میں نے ان کی جانب دیکھا حضور مجھے چودھویں شب کے چاند کی طرح دکھائی دیئے حضور سے کستوری کی طرح خوشبو کی لپٹیں اُٹھ رہی تھیں۔[129](مواہب اللدنیہ)

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِبیضاداری آنچہ خوباں ہمہ دارندتوتنہاداری

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے فرمایا؛

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری حیراں ہوں میرے شاہ کہ کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کر دیا خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

حضرت عبد المطلب فرماتے ہیں جس شب میں محمد ﷺ کی ولادت ہوئی۔ میں کعبہ کا طواف کر رہا تھا جب آدھی شب گزر گئی، میں نے دیکھا کہ کعبہ نے مقام ابراہیم کی طرف سجدہ کیا اور میں نے تکبیر کی آواز سنی "اللّٰہ اکبر ، اللّٰہ اکبر" اب میں مشرکین کی نجاستوں سے پاک ہو گیا۔[130](شواہد النبوت)

فائدہ: اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ حضورصلی اللہ علیہ وسلّم کعبہ کے بھی کعبہ ہیں۔

حضورصلی اللہ علیہ وسلّم مختون(ختنہ شدہ) ناف بریدہ پیدا ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور کو جنا پاک صاف ستھرا آپ کے جسم پر آلائش نہ تھی۔[131](شفاء قاضی عیاض)

فائدہ: اور جب ہم پیدا ہوئے تو اس کی سب کو خبر ہے پھر ہم کس منہ سے کہیں وہ بھی بشر اور میں بھی بشر۔۔۔؟؟؟

جس رات حضورصلی اللہ علیہ وسلّم کی ولادت ہوئی ایوانِ کسریٰ(شہنشاہِ ایران کا محل) پھٹ گیا اور اس کے چودہ کنگرے ٹوٹ کر گر پڑے، آتش کدہ فارس کی

---

129) المواھب اللدنیة بالمنح المحمدیة، المقصد الأول فی تشریف اللہ تعالی له علیه السّلام ، آیات ولادته صلی اللہ علیه وسلم ، 80/1، المکتبة التوفیقیة، القاھرة مصر)

130) (شواہدالنبوّۃ فارسی، رکن ثانی، در بیاں آنچہ ازمولد تا بعثت ظاہر شدہ است، ص 26)

(شواہد النبوۃ (مترجم)، رکن دوم، روشنیاں نور مصطفی کے سامنے ماند پڑ گئیں، ص56، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور)

131) الشفا بتعریف حقوق المصطفي، الباب الثاني في تکمیل اللہ تعالی له المحاسن خلقا وخلقا وقرانه جمیع الفضائل الدینیة والدنیویة فیه نسقا، الفصل الثالث نظافته صلی اللہ علیه وسلم، 53/1، دار الفیحاء – عمان، الطبعة: الثانیة 1407 ھ)

آگ، جو ایک ہزار سال سے مسلسل جل رہی تھی بجھ گئی اس سے پہلے کبھی نہ بجھی تھی، نہر فرات اپنا بہاؤ چھوڑ کر ساوہ کے کھالے میں جاپڑی اور بحیرۂ ساوہ کا پانی زمین میں اتر گیا، خشک ہو گیا۔[132] (بیہقی، ابو نعیم، مواہب اللدنیہ، ابن عساکر)

چودہ کنگرے گرنے کی تعبیر یہ ہے کہ فارس کی عظیم سلطنت چودہ بادشاہوں کے بعد تباہ ہو جائے گی چار برس میں دس بادشاہ ختم ہوئے باقی چار بادشاہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت تک ہوئے اور ان کا بھی خاتمہ ہو گیا ایران کو مجاہدین اسلام نے فتح کر کے مملکتِ اسلامیہ میں شامل کر لیا۔

فائدہ: عراق میں تاحال محلِ کسریٰ کی دراڑ موجود ہے مدائن (المعروف) سلمان پارک بغداد سے چند میلوں پر واقع ہے فقیر ۱۴۱۱ ھجری میں بغداد معلیٰ حاضر ہوا اور زیاراتِ مزارات کے سلسلہ میں حاضری ہوئی سیدنا سلمان فارسی و سیدنا ابو حذیفہ اور دیگر صحابہ کرام کے مزارات عراق و بغداد میں ہیں۔

ازالہ وہم: حضور ﷺ کو خدا کے نور سے مخلوق ماننے کا یہ مطلب نہیں کہ (معاذ اللہ) حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کا جزو ہیں بلکہ نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے نور ذات کی تجلی اور اس کا جلوہ ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ أنا مرأة جمال الحق[133] یعنی میں اللہ تعالیٰ کے جمال کا آئینہ ہوں۔

ہاں عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اقانیم ثلاثہ (اقنوم کی جمع معنیٰ اصل، بنیادیں) میں سے ایک اقنوم[134] مانتے ہیں اور "اب و ابن وروح القدس" تینوں کو اجزا قرار دے کر ان کے مجموعہ کو خدا کہتے ہیں۔ مختصر یہ کہ خدائے قدوس کے لئے اس کے نورِ ذات کا جلوہ ماننا اسلام ہے اور اس کے لئے جزو ثابت کرنا عیسائیت ہے۔

دیوبندی وہابی عیسائی بھائی بھائی: ہمارے بار بار لکھنے، بتانے، اعتماد (یقین) دلانے کے باجود یہ لوگ ہم پر کھلے بندوں بہتان بازی والزام تراشی سے باز نہیں آتے اسی لئے ہمیں مجبوراً کہنا اور لکھنا پڑا ورنہ کہاں سنیت[135] لیکن چونکہ ان کے ذہنوں میں عیسائیت کا خمار (عیسائیت کا نشہ) ہوش میں نہیں آنے

---

[132] (دلائل النبوة للبيهقي، جماع أبواب مولد النبي صلى الله عليه وسلم باب ما جاء في ارتجاس إيوان كسرى وسقوط شرفه، ورؤيا الموبذان، وخمود النيران، وغير ذلك من الآيات ليلة ولد رسول الله صلى الله عليه وسلم، 126/1، دار الكتب العلمية، بيروت –لبنان، الطبعة: الأولى، 1405هـ 1985م)

(دلائل النبوة لأبي نعيم الأصبهاني، الفصل التاسع في ذكر حمل أمه ووضعها وما شاهدت من الآيات، والأعلام على نبوته صلى الله عليه وسلم، ص135، الحديث77، دار النفائس، بيروت الطبعة: الثانية، 1406هـ 1986م)

(المواهب اللدنية بالمنح المحمدية المقصد الأول، آيات ولادته صلى الله عليه وسلم، 80/1، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

[133] مقالات کاظمی، اسلام اور عیسائیت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا جزو نہیں بلکہ نور ذات کا جلوہ ہیں، 1/348، مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار، راولپنڈی

اس کے علاوہ شیخ عبد الحق محدث دھلوی رحمۃ اللہ علیہ مدارج النبوت میں فرماتے ہیں: اما وجه شریفِ ویا مرآتِ جمالِ الٰہی است یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رُخِ انور اللہ تعالیٰ کے جمال کا آئینہ ہے۔

(مدارج النبوت، باب اول در بیان حسن، خلقت وجمال صورت وی صلی اللہ علیہ وسلم، ص5، منشی نول کشور، 1877ء)

[134] اقنوم کا مطلب اصل یا بنیاد ہے اور عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا تین ہیں (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ، اس کی بیوی، اس کا بیٹا۔ تفسیر البحر المحیط میں اقانیم کے بارے میں اور اقوال بھی بیان کیے گئے ہیں ایک قول یہ ہے اللہ جوہر ہے اس کے تین اقنوم (اصل اور بنیادیں) ہیں ا۔ اقنوم الاب 2۔ اقنوم الابن 3۔ اقنوم روح القدس یعنی پاک روح، یہ حضرت جبریل کا لقب ہے محترم قارئین یہ وہ شرکیہ اور کفریہ عقائد ہیں جن کو معمولی عقل رکھنے والا شخص بھی غلط ہی کہے گا، اور نصاریٰ انہی عقائد کا پرچار کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں جملہ عقائدِ اسلامیہ پر استقامت عطا فرمائے اور ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ آمین۔ مدنی

[135] چونکہ اہل سنّت وجماعت وہ جماعت ہے جس کا حق ہونا حدیث مبارکہ سے واضح ہے (یقیناً بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جاوے گی سوا ایک ملت کے سب دوزخی، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ ایک کون فرقہ ہے فرمایا وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں اسے ترمذی نے روایت کیا۔ اس حدیث کی تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں؛ یعنی میں اور میرے صحابہ ایمان کی کسوٹی پر ہیں جس کا ایمان ان کا سا ہو وہ مومن ماسوائے بے دین۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: فَاِنْ اٰمَنُوا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُم بِهٖ فَقَدِ اهتَدَوا ۚ الخ البقرہ ۱۳۷ - خیال رہے کہ مَا سے مراد عقیدے اور اصولی اعمال ہیں نہ کہ فروعی افعال، یعنی جن کے عقائد صحابہ کے سے

دیتا اسی لئے یہ لوگ تاقیامت اس بہتان تراشی سے باز نہیں آئیں گے۔ فقیر ان کے الزام و بہتان کا جواب عرض کرتا ہے کہ کسی کو خدا کا ٹکڑا اور جزو ماننا عیسائیوں کا عقیدہ ہے نہ کہ مسلمانوں کا۔

الجواب: نور دو قسم پر ہے نور ذاتی اور نور عطائی۔ نور ذاتی تو اللہ تعالیٰ کا نور ہے نور عطائی حضور ﷺ کا اور دیگر مخلوقات کا نور ہے۔ حضور کا "خدا کا نور" ہونے کے یہ معنی ہیں کہ خدا کا فیض بلاواسطہ لینے والے اور خدا کا فیض تمام کائنات کو پہنچانے والے اور یہی معنی ہے اس حدیث کا

"انا من نور الله وجميع الخلق كلهم من نوري ۔"[136] یعنی: میں اللہ کے نور سے ہوں اور جملہ مخلوق میرے نور سے۔

یعنی حضور ﷺ خدا کے نور کا ٹکڑا نہیں اور خدا کا نور مصطفی کے نور کا مادہ نہیں بلکہ حضور ﷺ خدا کے نور کے فیض سے پیدا ہوئے اور آپ کا نور اللہ تعالیٰ کے نور کا پَرتو اور روشنی ہے جیسے ایک مشعل ہو تو اس کی روشنی کے متعلق سب یہی کہتے ہیں کہ یہ روشنی مشعل کی ہے لیکن اس سے یہ معنی ہرگز مراد نہیں ہوتا کہ یہ روشنی اس مشعل کا ایک ٹکڑا ہے اس طرح بلاتشبیہ حضور ﷺ کا نور خدا کے نور کا ٹکڑا نہیں بلکہ خدا کے نور کی تجلی و روشنی اور اس کے نور کا پَرتو و عکس ہے نیز جس طرح ایک مشعل سے ہزاروں مشعلیں روشن کر دی جائیں تو اس پہلی مشعل کی روشنی ذرہ بھر بھی کم نہیں ہو گی اسی طرح حضور ﷺ کے خدا کے نور سے پیدا ہونے سے، خدا کا نور بھی کم نہیں ہوا۔

ارشاد حق تعالیٰ:

"نور من نور الله" سے وہم کرنا اور اس (وہم کی بناء پر یہ کہنا کہ) اللہ تعالیٰ کے نور کا ٹکڑا نکالا گیا، جہالت ہے کیونکہ قرآن مجید میں ایسے متعدد محاورے موجود ہیں مثلاً

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ﴿۲۹﴾ (پارہ ۱۴، سورۃ الحجر، آیت ۲۹)

ترجمہء کنز الایمان: تو جب میں اسے ٹھیک کر لوں اور اس میں اپنی طرف کی خاص معزز روح پھونک دوں تو اس کے لئے سجدے میں گر پڑنا۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام میں اپنی روح پھونکی تو کیا آدم علیہ السلام کے اندر خدا کی روح کا ٹکڑا داخل ہو گیا تھا ہرگز ہرگز نہیں، تو جس طرح خدا نے آدم علیہ السلام میں اپنی روح پھونکی اور خدا کی روح ٹکڑے نہیں ہوئی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو اپنے نور سے پیدا فرمایا اور خدا کا نور بھی ٹکڑے نہیں ہوا۔

ہوں اور انکے اعمال کی اصل عہدِ صحابہ میں موجود ہو وہ جنتی، ورنہ فروعی اعمال آج لاکھوں ایسے ہیں جو زمانہ صحابہ میں نہ تھے ان کے کرنے والے دوزخی نہیں۔ صحابہ کرام حنفی، شافعی یا قادری نہ تھے ہم ہیں۔ انہوں نے بخاری مسلم نہیں لکھی تھی، مدارسِ اسلامی نہ بنائے تھے، ہوائی جہازوں اور راکٹوں سے جہاد نہ کئے تھے۔ ہم یہ سب کچھ کرتے ہیں لہذا یہ حدیث وہابیوں کی دلیل نہیں بن سکتی کہ عقائد وہی صحابہ والے ہیں اور ان سارے اعمال کی اصل وہاں موجود ہے۔ غرضیکہ درختِ اسلام عہد نبوی میں لگا عہدِ صحابہ میں پھلا پھولا قیامت تک پھل آتے رہیں گے، کھاتے رہو بشرطیکہ اسی درخت کے پھل ہوں۔ مدنی

[136]) مطالع المسرات بجلاء دلائل الخيرات. فصل في كيفية الصلاة علي النبي صلي الله عليه وسلم ،ص225. دار الكتب العلمية. 2005م

مُخْتَصَرُ التُّحْفَةُ الاثنى عَشَرِيَّة لشاه عبد العزيز غلام حليم الدهلوي .الأدلة الحديثية. الحديث الثامن ،ص188. مكتبة الحقيقة. استانبول. تركيا. 1439ھ 2018م

عیسیٰ علیہ السلام کے لئے فرمایا "كلمة الله وروح منه" "اللہ تعالیٰ کے کلمہ اور روح ہیں اس سے" (یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سے)۔ کیا اس آیت میں "منه" کہنے سے عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے جزو ہو گئے (معاذ اللہ) ہاں عیسائیوں نے یہی سمجھا اسی لئے تو میں نے انکو ان لوگوں کا بھائی کہا کہ یہ بھی "نور من نور الله" سے جزئیت سمجھ کر ہمارے اوپر اعتراضات کر رہے ہیں کیونکہ یہ سوال عیسائیوں سے مماثلت اور ان کی تعلیم سے متاثر ہونے کی دلیل ہے۔

ایک اور ارشاد: بقول مخالفین کے "نو ر من نور اللہ" سے جزئیت ثابت ہوتی ہے تو پھر مخلوقات کا ذرہ ذرہ اللہ کا جزو ثابت ہو گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيعًا مِّنْهُ ۔ (پارہ ۲۵، سورہ جاثیہ، آیت ۱۳)

ترجمہ ء کنز الایمان: جو کچھ آسمانوں میں ہیں اور جو کچھ زمین میں اپنے حکم سے۔

بتایئے یہاں لفظ "منہ" سے کوئی احمق کہہ سکتا ہے کہ یہ تمام اشیاء اللہ تعالیٰ کا ٹکڑا ہیں کوئی کہے گا تو اسے تمام لوگ پاگل کہیں گے اسی لئے ہم ایسے اعتراض کرنے والوں کو وہی سمجھتے ہیں جو ایسے قائل کو عوام سمجھتے ہیں۔

توحید یا توھین: (کیا کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہو سکتا ہے کہ) حضور اکرم ﷺ کا نور اللہ کے نور کا کوئی حصہ یا ٹکڑا ہے؟ توبہ توبہ، کسی ایک شخص کا بھی یہ اعتقاد نہ ہو گا بلکہ ایسا اعتراض اُٹھانے والا اللہ تعالیٰ کی توہین کر رہا ہے جبکہ وہ (اپنے گمان میں) اعتراض کرنے سے توحید میں ہے، اسی لئے ٹکڑے کا وہم وہاں ہو گا جہاں اللہ تعالیٰ کو مجسّم اور اس کا طول و عرض اور اس کی ہیبت ثابت ہو (وَهُوَ عُلُوًّا كَبِيْرًا اور وہ ذات اس سے بلند، سب سے بڑی ہے یعنی اللہ کی ذات جسم ہونے سے، طول و عرض اور تمام عوارضِ جسمانیہ سے پاک ہے) ہمارے نزدیک "نور من نور اللّٰہ" کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ذاتی تجلی فرمائی جو حُسنِ اُلوہیت کا ظہورِ اول تھی بغیر اس کے کہ ذاتِ خداوندی نورِ محمدی کا مادہ یا حصہ اور جزو قرار پائے، یہ کیفیت متشابہات[137] میں سے ہے جس کا سمجھنا ہمارے لئے ایسا ہی ہے جیسا قرآن وحدیث کے دیگر متشابہات۔

عقلی دلائل

1۔ سمجھانے کے لئے اسے یوں کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح شیشہ آفتاب کے نور سے روشن ہو جاتا ہے لیکن آفتاب کی ذات یا اس کی نورانیت اور روشنی میں کوئی کمی نہیں واقع ہوتی اور ہمارا یہ کہنا بھی صحیح ہوتا ہے کہ شیشے کا نور آفتاب کے نور سے ہے اسی طرح حضور اکرم ﷺ کا نور اللہ تعالیٰ کی ذات سے پیدا ہوا، اور آئینہ محمدی نورِ ذاتِ احدی (اللہ واحد حقیقی کی ذات کے نور) سے اس طرح منوّر ہوا کہ نورِ محمدی کو نورِ خداوندی سے قرار دینا صحیح ہوا لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کی ذات پاک یا اس کی کسی صفت میں کوئی نقصان اور کمی واقع نہیں ہوئی، شیشہ سورج سے روشن ہوا اور اس ایک شیشے سے تمام شیشے منور ہو گئے نہ پہلے شیشے نے آفتاب کے نور کو کم کیا اور نہ دوسرے شیشوں نے پہلے شیشے کے نور سے کچھ کمی کی۔

2۔ ایک روشن گیس ہے اور ایک اس کی روشنی ہے اس روشنی کو سب یہی کہتے ہیں یہ روشنی اس گیس سے ہے تو کیا اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ گیس کے ٹکڑے کر کے اس میں سے ایک ٹکڑا لیا گیا ہے اور اسے پیس کر سارے کمرے میں پھیلا دیا گیا ہے اور ساری روشنی اسی ٹکڑے کی ہے یہ معنی کوئی بھی نہیں لیتا حالانکہ کہتے سب یہی ہیں کہ روشنی اس گیس سے ہے، تو حضور کا نور اللہ کے نور سے ہے، اس کا معنی بھی یہی ہے کہ آپ اللہ کی تجلی خاص اور اس کے نور کا پرتو اور عکس ہیں۔

---

137) (متشابہ کی جمع ہے اور متشابہ ایسا کلام جس کی مراد عقل میں نہ آسکے اور یہ بھی امید نہ ہو کہ رب تعالیٰ بیان فرمائے۔ تفسیرِ نعیمی، ج۳، ص ۲۵۰)

مفسّرین کرام علیہم الرحمۃ نے لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو جو سراج منیر فرمایا ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ

ان السراج الواحد یوقد منه الف سراج ولا ینقص من نوره شیء وقد اتفق اهل الظاهر والشهود علی ان الله تعالٰی خلق جمیع الأشیاء من نور محمد ولم ینقص من نوره شیء[138] (روح البیان)

ترجمہ: ایک چراغ سے ہزار چراغ بھی روشن کر لئے جائیں تو پہلے چراغ میں نور کی کچھ بھی کمی واقع نہیں ہوتی اور تمام اہل ظاہر و شہود اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوقات (اور سارے نبیوں) کو حضور ﷺ کے نور سے پیدا کیا ہے اور حضور کے نور میں کچھ بھی کمی واقع نہیں ہوئی۔

لطیفہ: حضرت مولانا محمد بشیر کوٹلوی مدظلہ[139] فرماتے ہیں نور کے منکر مولوی (وہابی دیوبندی) نے کسی دیہات میں انکارِ نور پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایک روپیہ کے سولہ آنے ہیں اگر اس سے چار آنے نکال لئے جائیں تو روپیہ کم ہو گیا اسی طرح اگر حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا نور مانا جائے تو پھر اللہ بھی پورا نہ رہا (معاذ اللہ) ایک دیہاتی نے کہا مولوی غلط بکتا ہے اس لئے میرا ایک کنواں ہے تیس سال سے شب وروز مسلسل چل رہا ہے اور سینکڑوں کنال زمین اور سینکڑوں کھیتیاں سرسبز کر رہا ہے مگر اتنا طویل عرصہ میں میرا کنواں چُلّو بھر بھی کم نہیں ہوا۔ اے مولوی! کیا تو نے اللہ تعالیٰ کو کنویں سے بھی کم سمجھ رکھا ہے اس دیہاتی کے سوال پر مولوی چپ ہو گیا۔

فائدہ: دیہاتی کا استدلال جیسا بھی ہے لیکن ان مولویوں کی عقل ماری گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لئے کیسی بھونڈی مثال قائم کرتے ہیں اتنا بھی یاد نہیں رہتا کہ کسی ایسی مثال سے اللہ تعالیٰ کو محدود قرار دے کر اس کی توحید نہیں (بیان کر رہے بلکہ) توہین کا ارتکاب کر رہے ہیں۔

ایک عالم دین ہزاروں علماء کو علم دین سے نوازتا ہے، اس کے علم میں نہ کمی ہوتی ہے نہ اس کے اجزاء کا تصور ہوتا ہے لیکن مخالفین بیچاروں کی غلط فہمی کا بھی کمال ہے کہ بغض رسول ﷺ میں کیسے پاپڑ بیلتے اور غلط تصوّر ذہن میں رکھتے ہیں حضور اکرم ﷺ نے سچ فرمایا کہ آنے والی نسلوں میں ایک قوم پیدا ہو گی جو "سفہاء الا حلام" بے عقل اور پرلے درجے کے غبی ہوں گے ان کی غباوت (کند ذہنی) کا کیا ٹھکانا کہ ایک صحیح حدیث کے انکار اور سچّے عقیدہ کے خلاف بھونڈے اور فاسد قیاسات کا ارتکاب کیا۔

کسی نے کیا خوب فرمایا: خدا جب عقل لیتا ہے تو حماقت آ ہی جاتی ہے۔

فقط والسلّام

ہذا ما رقمه قلم

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

ربیع الآخر ۱۴۰۹ھ بہاولپور۔ پاکستان

---

[138]) تفسیر حقي المعروف تفسیر روح البیان. سورة الأحزاب: الآیات 45 إلی 46. 197/7. دار الفکر بیروت

[139]) حضرت قبلہ شیخ القرآن علیہ الرحمۃ کے زمانہ میں محمد بشیر کوٹلوی علیہ الرحمۃ حیات تھے۔